چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی | (رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸) | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۹ — معہ ضمیمہ درس قرآن شریف

مورخہ ۲۷ شوال ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ ۔ نومبر ۱۹۰۹ء مطابق ۲۷ کاتک ۱۹۶۶ب

(چار روپے پیشگی) — نمبر ۲

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں ۔ درثمین حصہ دوم میں چھپ گئی ہیں چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے ۔ احباب جلد منگوائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصولڈاک معاف ہوگا ۔ لیکن فیس وی پی موازی ار بذمہ خریدار ہوگی

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ ۲؍ فی نسخہ کے حساب سے دئے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار مجلد کی قیمت ۲؍۸ ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آوے یا کم از کم ۸؍ کے ٹکٹ تو بہت ہی بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ ۲؍ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں گے ان کیواسطے ایک نسخہ بمد امانت الگ رکھدیا جاویگا اور کسی کے ہاتھ دستی ارسال کی جاویگی درخواستیں جلد آویں ۔

مینیجر اخبار بدر ۔ قادیان ۔

اخبار وی پی ہوگا

سال سنہ ۱۹۱۰ء کی قیمتوں کی وصولی کیواسطے ۲ ۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء کا اخبار وی پی ہوگا امید ہے کہ انصار بدر اس کو وصول کر کے مشکور فرماوینگے تاکہ سال آئندہ کیواسطے مناسب انتظام وقت پر ہو سکے لیکن جو صاحب بسر دست وصول نہ کر سکتے ہوں وہ بذریعہ خط کے ۲ ۔ نومبر سے پہلے پہلے اطلاع دیویں تاکہ وی پی ان کے نام نہ کیا جاوے ۔ گو ایسا کرنے میں کارخانہ کو حرج اور تکلیف ہے ۔

(مینیجر بدر)

دھوکے سے بچو

مکرمی جناب اڈیٹر صاحب ادام الطافکم ۔ ذیل کی چند سطریں احمدی احباب کو دھوکے سے بچنے کی خاطر اپنے اخبار صدق شعار میں درج فرماکر مشکور فرماویں دو تین ہفتے سے ایک شخص نوجوان عمر تخمیناً چوبیس پچیس برس کی ہوگی گورہ بدن بڑے بڑے کان اونچی ناک والا اپنے آپ کو احمدی اور ایک معزز احمدی کا بھائی بتلاتا ہے کلکتہ میں وارد ہے کلکتہ کی جماعت احمدیہ کہ نہایت غریب ہے سبھوں کی سکونت عارضی ہے ایک دوسرے سے فاصلہ پر ہے کو تنگ بنایا ہے انجمن سے ایک رقم اور اس سے پہلے انجمن کے ایک ممبر سے علیحدہ طور پر ایک رقم دار الامان قادیان پہنچنے کے بہانہ پر لیکر یہیں کا یہیں صرف کر گیا وہ ایک معزز احمدی کا بھائی ہے گو کہ مراسلت کے ذریعہ سے اس کی تصدیق ہو چکی ہے مگر اس کی عادت و اطوار اس قسم کے ہیں کہ وہ کسی طرح سے مستحق نہیں کہ احباب اسکی اعانت اور امداد کریں احمدیہ پبلک اس کی باتوں اور بیانوں پر نہ بہولیں اس کا عاجزانہ بیان سراسر مغالطہ اور اس کی قابل رحم حالت محض بناوٹی ہے چونکہ یہ ایک تعلیم یافتہ احمدی کا بھائی ہے اور احمدی جماعت کی صحبت میں بیٹھا ہوا ہے اور یہ کہ ایک عرصہ تک دار الامان قادیان میں رہ آیا ہے اس سبب سے سلسلہ حقہ احمدیہ کی باتوں اور اس کے ذوی الاکرام ارکانوں سے بھی واقف ہے کہ اسی واقفیت کے باعث دہوکہ دینے میں مشاق ہے فضول خرچ اسراف کا شیوہ جہوٹ و کذب و تخیلات کا روبیہ اختیار کر رکہا ہے احباب انہ عمل غیر صالح پر تنظر و عمل کریں دہوکہ نہ کہاویں امید ہے کہ جناب اڈیٹر صاحب الحکم بھی جماعت کو آگاہ کرنے بغیر درنگی اس کا اعلان کر دیں گے علاوہ مصلوت کے ایک گرامی قدر احمدی بھائی ایم اے ڈگری یافتہ کی مکرر سہ کرر تاکید پر یہ اطلاع دیگئی ہے ۔ والسلام

عاجز سید انعام رسول احمدی کٹکی عفی اللہ عنہ نزیل کلکتہ

مورخہ ۳۰ ۔ اکتوبر ۹ سنہ ع

کس نے بھیجے ہیں

ہمیں ایک منی آرڈر مبلغ ۔۔۔ روپے کا ملا ہے۔ جس کے کوپن میں لکھا ہے کہ یہاں کی جماعت احمدیہ نے یہ رقم صدقہ عید الفطر کی روانہ کی ہے۔ رقم مذکورہ میں جمع کرا دی گئی ہے مگر فرستندہ کا نام درج کرنی ہمیں اور منی آرڈر سے نقل کرنا یاد نہ رہا اس واسطے امید ہے کہ فرستندہ جماعت اپنے نام اور پتہ سے بذریعہ خط اطلاع دیگی۔

معائنہ مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کا سالانہ معائنہ جناب کراس صاحب انسپکٹر مدارس نے بامداد خلیفہ عماد الدین صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر و اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر ۲ ۔ ۳ ۔ ۴ نومبر ۱۹۰۹ء کو تین یوم کیا مفصل نتیجہ معائنہ سے رائے بکس کے آنے پر ناظرین کو اطلاع دی جاوے گی لیکن اس بات کو خوشی سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ جناب انسپکٹر صاحب نے مدرسہ کی حالت تعلیمی و انتظامی پر زبانی بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ضلع ہذا میں یہ مدرسہ اول نمبر پر ہے اور بالخصوص انگریزی تعلیم میں طلباء نے بہت عمدہ نمونہ دکھایا ہے ضلع کے تمام انگریزی اور عیسائی سکولوں سے یہ سکول بڑھ گیا ہے۔ ہم اس اعلےٰ رائے پر ناظمان مدرسہ بالخصوص مولوی صدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر کو مبارکباد کہتے ہیں کیونکہ جب سے اونہوں نے مدرسہ کا چارج لیا ہے اس کی حالت تعلیم و انتظام میں نمایاں ترقی ہو رہی ہے۔ اللھم زد فزد

غلط فہمی کا ازالہ

بدر کے ایک معزز خریدار نے یہاں کے اخباروں کی اصلاح کے متعلق ایک خط بحضور حضرت خلیفۃ المسیح بھیجا ہے جس کیواسطے بدر کی طرف سے ان کا شکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اصلاح فرماوے ۔ آمین لیکن اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جیسا کہ آن صاحب کو خیال ہوا۔ بدر فنڈ سے تاحال اس کے پروپرائیٹر نے کوئی مالی فائدہ حاصل نہیں کیا بلکہ ہر سال کئی سو روپیہ اپنے پاس سے اس فنڈ میں ڈالا ہے اور اب بمشکل تمام اخبار اپنے آپ کو چلانے کے قابل ہوا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ آجکل کے اکثر اردو اخبار بلکہ سب اشتہارات پر چل رہے ہیں جن کے لینے میں ہمیں بوجوہات مشکلات ہیں غالباً یہ امور میں نے صاحب مذکور کی خدمت میں زبانی بھی عرض کئے تھے۔

ضرورت

مسجد احمدیہ جہلم کے واسطے ایک صاحب کی ضرورت ہے جو جماعت کرا سکے اور دینی علوم سے واقفیت رکھتا ہو تا کہ مقتدیوں کو ملقین کر سکے خط و کتابت حافظ محمد عیسیٰ کلرک دفتر نہر جہلم سے ہو ۔ تنخواہ کا انتظام جماعت کر دیگی۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح و اہل بیت حضرت اقدس علیہ السلام بخیر و عافیت ہیں ۔ درس قرآن شریف روزانہ ہوتا ہے ۔ حضرت نواب صاحب سلمہ ربہ امید ہے کہ ۱۹ ار نومبر ۱۹۰۹ء تک قادیان میں رونق افروز ہو جائیں گے ۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب شفاخانہ مسجد وغیرہ کے چندہ کی وصولی کے واسطے ہنوز دورہ پر ہیں اور آجکل سرحد کی جانب گئے ہوئے ہیں اللہ ان کا ناصر و حافظ ہو اور ان کو کامیابی کے ساتھ بخیر و عافیت واپس دار الامان میں پہونچائے انہوں نے اس کام میں بہت محنت اٹھائی ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے احباب کو چاہیئے ۔ کہ ہر جگہ ان کی امداد میں پوری طرح سعی فرماویں ۔ محکمہ ویٹرنری کے دو انگریز افسر ہفتہ گذشتہ میں دورہ کرتے ہوئے یہاں آئے تھے ان کا ارادہ تھا کہ یہاں ایک ویٹرنری شفاخانہ کا انتظام کیا جاوے ۔ حضرت میر سید مولوی محمد حسن صاحب بخیر و عافیت اپنے وطن امروہہ میں ہیں کوہ منصوری پر دوستوں نے ایک جلسہ مباحثہ کی تجویز کر کے یہاں سے چند آدمی بلائے ہیں مباحثہ ۱۳ ر و ۱۴ ر نومبر کو ہونا قرار پایا ہے ۔ مفصل حالات اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین ہوں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

الخطبہ

اپنی جماعت کے آٹھ نوجوانوں کے واسطے ناطہ کی ضرورت ہے ۔ جنمیں سے دو صاحب قریشی قوم سے ہیں دو پیشہ طبابت رکھتے ہیں ایک صاحب معزز تاجر ہیں نیز ایک لڑکی کے واسطے ایک نوجوان قوم قریشی کی تلاش ہے خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

عزیز ہوس

ہمارے عزیز دوست میاں عبد العزیز و میاں محمد سعید صاحبان پسران میاں چراغ الدین صاحب احمدی رئیس لاہور نے انار کلی میں ایک بیناری کی دوکان کھولی ہے جسمیں اسٹیشنری ۔ رومال ۔ موزے ۔ بنیان ۔ کھلونے ۔ تولئے وغیرہ اشیاء عمدہ اور ارزاں مل سکتی ہیں ہمیں دو دفعہ اس دکان کو دیکھنے کا موقعہ ملا ہے امید ہے کہ ناظرین جنھیں لاہور جانے کا موقعہ ہو یا لاہور سے ایسی اشیاء کے منگوانے کی ضرورت ہو ۔ عزیز ہوس کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں گے ۔

معذرت

میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور پھر بھی عرض کرتا ہوں کہ باہر سے اکثر معزز اہل قلم کے مضامین ہمارے پاس اس قدر آتے ہیں اور وہ ایسے طولانی ہوتے ہیں ۔ کہ اخبار میں اندراج کے واسطے ان کی نوبت نہیں آتی اور دیر تک پڑے رہتے ہیں چنانچہ اس اخبار میں اور ہفتہ آئندہ میں جو مضامین درج ہوں گے وہ بڑی مدت سے پڑے ہوئے تھے اور ہنوز کئی ایک مضمون موجود ہیں اگر مضمون نگار صاحبان مختصر مضامین لکھا کریں تو خوب ہو ۔

دعا مدد

کل احمدی بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ نیاز مند کے والدین کے لئے دعا مغفرت فرماویں اور نیاز مند کے لئے دعا فرماویں کہ خداوند کریم متقی بناوے ۔ والسلام

یار محمد خان احمدی خریدار ۶۳۹ ۔ کشمیر

صحیفہ آصفیہ

مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب عزیز منزل نولکھا ۔ لاہور ۔ اصل لاگت آٹھ کتاب فی روپیہ احباب منگوا کر مفت تقسیم کریں اور ثواب حاصل کریں محصولڈاک فی کتاب ار ہوگا اگر کوئی صاحب صرف ایک کتاب منگوائیں تو تین آنہ کے ٹکٹ ارسال کر دیں ۔

عبرت حاصل کرو

برادر محی الدین صاحب ضلع کٹک سے لکھتے ہیں کہ یہاں کے پرگنات کی جابجا زراعت بسبب رعد و برق و باران جل کر خراب و برباد ہوگئیں قسام ازلی نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھلایا مگر مخلوق ہے کہ عبرت حاصل نہیں کرتی ۔ اور حق کی مخالفت پر برابر تلی ہوئی ہے ۔ افسوس ۔

چمڑہ کی دستکاری

گو دنیا میں حرفے اور پیشے سینکڑوں قسم کے ہیں مگر ان میں سے چمڑہ کا بیوپار بھی زمانہ حال میں ایک اعلےٰ حیثیت کا مانا جاتا ہے ۔ ہمارے بھائی تو ہر ایک طرح کے ہنر کو سکھلانے میں بخل کرتے ہیں مگر ہماری گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کا شکر گذار ہونا چاہیئے جسے کسی کے ساتھ بخل نہیں ہے اپنی رعایا و برایا کو ہر طرح آرام و آسائش سے رکھنے کی خواہشمند ہے اس نے مدراس میں ایک سیمبیم ٹینری کھولی ہے ۔ جسمیں چمڑہ کا کام بڑی آسانی سے صرف چھ ماہ کے عرصہ میں سکھلایا جاتا ہے ۔ جس کا کل بندوبست ڈائرکٹر صاحب صنعت و حرفت علاقہ مدراس کے ہاتھ میں ہے ۔

ہمارے پنجاب کے چند ایک طلباء وہاں سے تعلیم پاکر آئے ہیں اور بڑی آسودہ حالی سے زندگی بسر کر رہے ہیں ایک صاحب ہیں جنھوں نے کہ حال میں فیروز پور میں چمڑہ کی فیکٹری کھولی ہے ۔ ہم احمدی برادران کو بھی جلد اس طرف جھکنا چاہیئے ۔ بہت سے ہم میں سے ایسے ہیں جو معاش کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں ۔ آیئے ! اب میں آپ کو اس سکول میں داخلہ وغیرہ کی بابت مطلع کروں ۔ جو صاحب اس سکول میں داخل ہونا چاہیں انہیں .... مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر کے منظوری حاصل کرنی چاہیئے ۔

پتہ اڑدو ۔ سی ۔ ڈبلیو ۔ ای ۔ کاٹن اسکوائر ۔ ڈائرکٹر صنعت و حرفت مدراس

بعد منظوری مبلغ عـــہ روپیہ برائے داخلہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنے پڑتے ہیں وہ رقم مذکورہ وصول کر کے طالب علم کا نام سکول کے داخلہ کے رجسٹر میں درج کر لیتے ہیں اور جونہی کہ کمپنی (جو اب انشاء اللہ عنقریب روان نومبر میں ہونیوالی ہے) ہوتی ہے داخل شدہ طلبا کو اطلاعی خط میں مضمون تاریخ کو سب طالب علم حاضر ہو جاوُ ۔ بھیجدیتے ہیں ۔ پڑھائی صرف چھ ماہ کی ہے چمڑہ کی دباغت ۔ رنگنے رنگانے وغیرہ کا کل کام سکھلایا جاتا ہے اس کے لئے مبلغ عـــہ فیس جو بہر حال پیشگی ادا کرنی پڑتی ہے خواہ داخلہ کے دن یا اس سے پہلے دینی پڑتی ہے مکانات عام طور پر کرایہ پر سکول کے ارد گرد ملجاتے ہیں اور طالب علموں کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی ۔ میں بھی عنقریب اسی کام کے

مُسدس ثاقب مالیر کوٹلہ جو انجمن احمدیہ شملہ کے جلسہ یکم اگست ۹؁ کو پڑہی گئی

شملہ والو! ہو مبارک تمکو بزم یک دلی   باہمی سچی مروّت اور صلح و آشتی

بھائیوں کی سی محبت اور ربط و دوستی   بیٹھنے اُٹھنے میں ہر حالت میں صدق و راستی

آنیوالے کو تم آنکھوں پر بٹھا لیتے ہو تم

بڑھ کے آگے پیار سے سر پر اُٹھا لیتے ہو تم

آنیوالے میں اگر ہو رنگِ احمدؐ آشکار   فیض احمدؐ جو ہے بن کے ابر کوہسار

اور ہو رنگین بیانی میں برنگ نو بہار   اُس کے دم سے آئے ہر لحظہ ہوا خوشگوار

خیر مقدم کے لئے آنکھیں بچھا دیتے ہو تم

اس کے سر پر نقد دل اپنا لُٹا دیتے ہو تم

ہے کسی کی ذات میں برکت علی کی جلوہ گر   عمر دین کے فیض سے ہو کوئی نخل پُر ثمر

ہے کسی کی بات میں نفضل الٰہی کا اثر   نام گنتے جائیں کب تک تم ہو سارے نامور

کوئی ہے عبد الحمید اور کوئی ہے عبد الرشید

تم ہو سب پروانۂ شمع قرآن مجید

جان دیتے ہو خدا کے نام اور پیغام پر   عیسٰے احمدؐ پہ عاشق اور اسکے کام پر

مرتے ہو سو جان سے تم بانیٔ اسلام پر   بھیجتے ہو رحمتیں احمدؐ کے پیارے نام پر

حامیٔ اسلام ہو تم اور بڑے پُر جوش ہو

دین کی عقل مجسم ہو سراپا ہوش ہو

تم سے ہے شاداب خندان احمدیت کا چمن   باغ ہے دین خدا تم عندلیب نغمہ زن

ہے تمہاری ذات سے گلشن کا سارا بانکپن   آتین ہیں شکریں تم طوطے شکر شکن

کوہ شملہ پر رواں سرچشمۂ اسرار ہے

ظاہر و باطن عجب گلزار میں گلزار ہے

اے بزرگو اے عزیزو اے مکرم دوستو   بات اک ہم پوچھتے ہیں گوش دل سے سنو

سوچ کر اس کا جواب جب تم ہم سے کہو   بات ہو پوری پتہ کی اور سچ - ایسا نہو

جلد بازی میں کہے جاؤ کچھ کا کچھ جواب

سُن کے رہ جاؤں پریشان اور حیران احباب

تم میں کیوں ہے اتنی اُلفت تم میں کیوں ہے اتحاد   کیوں سمجھتے ہو محبت کو بنائے ہر مراد

کیوں ہے یہ حُسن ارادت اور حُسن اعتقاد   کیوں یہ کشت دل میں ہو بویا گیا تخم وداد

کیوں یہ حد سے بڑھ کے تم آپس میں اتنے دوست ہو

سچ بتاؤ کیوں سراپا مغز ہو بے پوست ہو

رشک آتا ہے تمہاری دوستی پر دوستو   یہ بھی خواہش کہاں سے آئی دل میں بھائیو

اتنی اُلفت یہ محبت کیوں ہے آخر سچ کہو   بھائی بندی کس طرح پیدا ہوئی بتلاؤ تو

کس طرح سمجھیں کہ تم میں کیوں محبت آگئی

خون کے پیاسوں میں کیوں اتنی اخوت آگئی

مدتوں اک دوسرے کا خون تم کرتے رہے   اختلافی مسئلوں پر کٹتے اور مرتے رہے

ہاتھ اپنے خون یکدیگر سے تم بھرتے رہے   خانہ جنگی میں برابر جیتتے ہرتے رہے

یا گراتے ہو تم آپس میں پسینوں پر لہو

تند خوئی چھوڑ کر کیوں ہوگئے اب نیکخو

ایک ہے قرآن سبکا ایک ہی اسلام ہے   ساری دنیا کو اخوت کی صلائے عام ہے

سبکے دل میں اور زبان پر اک خدا کا نام ہے   قوم میں وحدت ہو پیدا بس اسی کا کام ہے

گوری کالے کا کوئی اب تفرقہ تم میں نہیں

بندے اور آقا کا کوئی خرخشہ تم میں نہیں

لوٹتے ہو رات دن سچی محبت کے مزے   اس جہاں میں بادۂ گلرنگ وحدت کے مزے

جام کوثر کے مزے انہار جنت کے مزے   بس اسی عالم میں فرحت اور راحت کے مزے

معرفت کے بادۂ رنگیں سے کیوں مسرور ہو

مل گئی اتنی کہاں سے اتنے کیوں مخمور ہو

سوجھتی ہے عرش کی ہو عرش اعظم پر دماغ   دل یہ کیوں مسرور ہے اور طبع کیوں ہے باغ باغ

سر میں کیوں روشن دماغی کا ہے نورانی چراغ   دیکھ کر رنگین خیالی غیر کے دل میں ہے داغ

ہم نہیں ہیں ٹلنے والے بات کے سمجھے بغیر

ہم نہیں ہیں ہٹنے والے یاں سے کچھ دیکھے بغیر

رنج میں رہتے ہو شاداں غم میں رہتے ہو نہال   پڑھ کے اک لاحول کر دیتے ہو غم کو پائمال

درد و زحمت میں نظر پڑتے نہیں ہرگز نڈھال   دکھ میں سکھ میں حمد گویاں ہے تمہارا بال بال

کوہ غم آکر گرے تم پہ تو جم جاتے ہو تم

بن کے صرصر آئے بھی آفت تو تھم جاتے ہو تم

حلم و استقلال میں تم بن کے رہتے ہو جبال   گرم رو تر برق تاباں سے ہے شہباز خیال

ہے اولوالعزمی تمہاری با صرصر کی مثال   جال پھیلائے کوئی - تم دم میں آؤ - کیا مجال

دینداری میں بڑے ہی چُست ہو چالاک ہو

دشمن دین کے لئے سفاک ہو بے باک ہو

غیر کا کیا حوصلہ ہے تم پہ منہ آئے بھلا   غیرت دین کو تمہاری ہر کوئی ہے جانتا

ان کا دل گرد اکہ جاتے تمہیں منہ سے بُرا   ہے تمہاری بات کا ہر کوئی لوہا مانتا

دین کی پیکار میں بس مرد میدان ہو تمہیں

بھاگتے ہیں تم سے سب شیر نیستاں ہو تمہیں

تم میں اتنی جرأت و شوکت کہاں سے آگئی   علم و فن کی تم میں یہ دولت کہاں سے آگئی

تم میں اتنی قوت و طاقت کہاں سے آگئی   قوت مردانہ اور ہمت کہاں سے آگئی

کیوں نہیں کہتے کرشمے ہیں کسی کے فیض کے

یہ ہماری جرأتیں ہیں اک جری کے فیض سے

وہ خدا کا نیک بندہ اسپہ لاکھوں سلام   عیسٰے دوران وہ تھا اپنے زمانے کا امام

جو صفا و صدق سے تھا پیارے احمدؐ کا غلام   جس کے اُٹھنے سے کف افسوس ملتے ہیں تمام

رشتہ وحدت میں تم کو کر گیا ہے ایک قوم

کرکے تم کو ایک پیدا کر گیا ہے نیک قوم

قوم تہی بیگانہ ہستی خدا سے الاماں   مٹ چکی تھی دینداری کچھ نہ تھا باقی نشاں

سینکڑوں بت کعبۂ دل میں تہے پیدا و نہاں   نام تھا اسلام کا کہنے کو زیر آسمان

ہستی باری کا کچھ دل میں یقین باقی نہ تھا

راستبازی کا نشان ہرگز کہیں باقی نہ تھا

کفر کی ظلمت جہان پر چھا گئی تھی ہر کہیں   تہیں بھلائی جاتی سب آیات قرآن مبین

تیرہ و تاریک تہی بدکاریوں سے سب زمیں   تہے مٹائے جاتے احکام خداوند مبین

آسماں پہ اُڑ کے جا پہونچے تھے قرآن کے حروف

تھے بہت اونچے ثریا سے بھی ایماں کے حروف

فتنۂ دجال سے دنیا میں اک کہرام تہا   سر میں بس عیسیٰ کا پُتلی کا خیال خام تہا۔

دین کا ماتم تہا باقی اک خدا کا نام تہا   بھاگتے تہے نور سے ہر ایک کو سرسام تہا

جوق جوق آئے تھے سب کیش چلیپا کی طرف

فوج فوج آتے تھے سب دین نصاری کی طرف

اس پریشانی میں آئی غیرت حق جوش میں   بیکسوں کی بیکسی پر رحمت حق جوش میں

قدرت حق جوش میں آئی شوکت حق جوش میں   عزت حق جوش میں اور سطوت حق جوش میں

قادیاں میں اُس نے اک مرد خدا پیدا کیا

ظل احمد عیسٰے اعجز نما پیدا کیا

اس نے دہریت مٹائی اور کیا اعلان حق   پھونک دی عالم کو تن میں اس نے آکر جان حق

چار سو اسنے دہر میں جاری کیا فیضان حق   جان و دل سے مال و زر سے ہوا قربان حق

ہستیٔ حق کے لئے قائم کئے زندہ نشان

اس کے دم سے ہو گئے زندہ ہزاروں نوجواں

اس نے بخشا ہم کو جام بادۂ آبحیات   ایسا شیریں جس کے آگے پانی ہو جائے نبات

پی کے جسکو تشنگی سے مل گئی سب کو نجات   شان میں جس کی کہا قرآن نے عذب فرات

زندۂ جاوید اس نے کر دیا اسلام کو

اور روشن کر دیا دین خدا کے نام کو

پائمال اس نے کیا عیسائیت کے زور کو   اس نے بینا کر دیا عالم کی چشم کور کو

کر دیا اس نے فرو دجالیت کے شور کو   کھود کر دکھلا دیا عیسٰے کی گور کو

تھی مسیحائی یہی - اس نے چلیپا توڑ دی

ضرب اعجاز سے پشت نصاریٰ توڑ دی

کر گیا اغیار کو وہ دم بخود اور لاجواب   کارنامے اسکے دنیا میں ہیں بیحد و حساب

ہم کو وہ سمجھا گیا قرآن سی روشن کتاب   مختصر یہ ہے کہ دنیا سے گیا وہ کامیاب

ثاقب اُس کی روح پر نازل ہوں صدہا رحمتیں

دیگیا جو ہم کو آکر دین حق کی نعمتیں

رباعیات و مسدس ثاقب

جو فخر قوم جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے ہر سہ لکچروں شملہ کو تیس ۳۰ اگست ۱۹۱۰ء کو پڑہی گئی۔

رنجور ترے در سے شفا پاتے ہیں   بیمار ترے گھر سے دوا پاتے ہیں

اے پیارے نبی راہنمائی سے تری   بھولے ہوئے سب راہ خدا پاتے ہیں

(باقی دیکھو صفحہ ۸)

"ایک مراسلہ"

"دراصل یہ ایک .... خط ہے جو مجھے مولوی فضل الدین صاحب نے لکھا ہے میں اسے ایک مضمون کی صورت میں ضرور مرتب کرتا اور ثناء اللہ کے روحانی باپ کا ریویو جو براہین احمدیہ کے متعلق ہو وہ اور پھر اس کا سرٹیفکیٹ کہ ثناء اللہ چھٹا ہوا نیچری اور پکا مرزائی ہے ضرور نقل کرتا پھر اس کے بعد حضرت مسیح موعود کے متعلق جو رائیں ان کی وفات پر پبلک کے اہل الرائے نے دیں (اور جو بدر و تشحیذ الاذہان میں چھپ چکی ہیں) ان سب کا خلاصہ دیتا۔ پھر ان کے خدام کی اسلامی خدمات کا اعتراف جو وطن وغیرہ اسلامی پرچوں اور ولایت کے اخباروں اور میگزینوں نے مختلف اوقات میں کیا ہے اور جو صحیفہ آصفیہ میں بھی درج ہے وہ سب یا اس کا معتد بہ حصہ بھی ایک جگہ جمع کرتا تاکہ سیہ روئے شود ہرکہ در وغش باشد۔ مگر میں خوب جانتا ہوں کہ ثناء اللہ اس کے کفر و عناد میں یہاں تک بڑھ چکا ہے کہ وہ اس سے ہرگز کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا اس لئے صرف اسی تحریر پہ اکتفا کیا گیا جو میں سمجھتا ہوں کہ دوسرے سعید الفطرت لوگوں کے لئے ہر ایک پہلو سے تسلی بخش ہے۔" (اکمل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

مکرمی قاضی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ میں نے کل لاہور میں اتفاقاً اخبار اہل حدیث کا نیا پرچہ جس میں مولوی ثناء اللہ نے آپکے ریویو پر ریمارکس کئے ہیں دیکھا ہے اس میں جو اور ہزلیات جمع ہیں ان سے تو مجھے تعرض نہیں الّا یہ امر جو اس نے لکھا ہے کہ براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ کو میں نے آج تک نہیں دیکھا اور یہ کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کی اور کتابوں سے بھی کوئی استفادہ نہیں کیا اور میں صرف اوس حصہ کتب کے سوا جس میں دعاوی کا ذکر ہو کچھ نہیں دیکھتا اس قابل ہے کہ میں آپ کو لکھوں کہ آپ اس جزو پر بہت محنت سے ایک پرزور آرٹیکل لکھیں اگر مجھ کو فرصت ہوتی اور اس کے متعلق کچھ تحریر کرنے کا موقع ہوتا تو میں انشاء اللہ اس ناشکر گذار کی اپنی تصنیفات اور تحریروں سے ایسے اعترافات واقتباسات نکال کر رکھدیتا کہ اس کی قلعی کھولدیتا اگر آپ توجہ کریں تو ایسے حوالجات نکالیں۔ براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ کے بھی اس نے اپنی کتابوں میں حوالے دئے ہیں۔ سرمہ چشم آریہ کے یہ دو شعر جنہیں اس دروغگو نے ابتدا سے اپنی تحریروں میں درج کئے ہیں۔ ؎

جمال حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

ابتدا میں حمایت اسلام کے جلسہ پر اس نے اپنے مضمون کو انہی پر ختم کیا۔ ترک اسلام اور الہامی کتاب میں بھی یہ درج کئے اس کے علاوہ اور تصنیفات میں بھی۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں سے اپنی تفسیر اور دیگر کتابوں میں حیات مسیح کے قول اول کو نقل کیا ہے اور کئی جگہ براہین کے حجم اور نمبر صفحات کو درج کر کے لکھا ہے کہ اس کی قیمت زیادہ رکھی گئی تھی اور بھی مختلف حوالے دئے ہیں اگر اس نے یہ باتیں کتابوں میں دیکھی نہیں نہیں تو کیا یہ باتیں معلّم الملکوت اس کو بتا گیا اس کا یہ لکھنا بھی کہ میں نے دیگر احمدیوں کی تحریروں سے بھی کوئی فائدہ نہیں اوٹھایا اس کی بہت بڑی دروغ گوئی اور خلاف بیانی ہے اگر آپ اسکے رسالہ تناسخ کو دیکھیں تو آپ پر کھل جاوے گا کہ وہ پورے کا پورا حضرت خلیفۃ المسیح کے رسالہ ردّ تناسخ سے اخذ کیا گیا ہے ایسے ہی جو تحریر اس نے ترک اسلام اور رسالہ برگشتہ لاہور اسلام اور اپنی تفسیر کے مقدمہ میں اور الہامی کتاب اور غالباً پرکاش میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اثبات نبوت کے بارے میں اور قانون فوجداری۔ دیوانی سالی وغیرہ کے متعلق درج کی ہے وہ سب تصدیق براہین احمدیہ وغیرہ سے نقل کی ہوئی ہے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ حضرت حکیم الامت کی خدمت میں ایک عریضہ ثناء اللہ کا آیا کہ آپ اپنی تصدیق مجھے بھیجیں۔ اسی طرح ریویو آف ریلیجنز اور اخبار بدر حضرت اقدس کی زندگی میں کچھ دن اس کے نام اہل دفاتر نے بھیجنے بند کئے تو کئی خط اس کے حضرت اقدس کے نام آئے کہ حضور ان کو فرماویں کہ وہ میرے نام اخبار اور رسالہ جاری کردیں چنانچہ جناب مفتی محمد صادق صاحب کو اس بات کا پورا علم ہے اور ممکن ہے ان کے پاس کہیں وہ خط بھی ہوں بلکہ مفتی صاحب کی طرف سے اس کے ایک خط کا جواب اخبار بدر میں بھی چھپا تھا مدعا یہ کہ اس کا یہ لکھنا سراسر جھوٹ ہے کہ میں نے احمدیوں اور بانی سلسلہ احمدیہ سے کوئی فائدہ نہیں اوٹھایا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ثناء اللہ موجودہ طریق مباحثات میں اس سلسلہ کے ہاتھ پر بیعت کرچکا ہے اور جہاں کہ اس کو بعض ٹھوکریں تحریروں میں لگی ہیں وہ اس کی عدم ملاقات کا نتیجہ ہیں اگر ثناء اللہ صاحب کو اس سلسلہ کی کتابوں سے کوئی فائدہ نہیں پہونچ رہا تو کیا وجہ ہے کہ وہ احمدیہ سلسلہ کی تصنیفات کا ذخیرہ جمع کئے ہوئے ہیں اور ایک معمولی تحریر بھی نہیں ہوتی جس کی تلاش نہ کریں کچھ عرصہ ہوا ہی ثناء اللہ ایک آریہ مباحث کے ساتھ گفتگو کرنے گئے جب موقع ہوا تو سرمہ چشم آریہ کے موقع متعلق کو پڑھنا شروع کردیا آریہ مباحث بولے مولوی صاحب یہ کس کی کتاب ہے مرزا صاحب کو تو آپ کافر کہتے ہیں مولانا فرمانے لگے ہمارا اندرونی کچھ اختلاف ہو اس سے کیا یہ کتاب تو تمہاری تردید میں ہے اقارام امرتسری سے تحریری مباحثہ میں الہامی زبان پر گفتگو کا موقع آیا تو آپ کو جواب نہ بن پڑا تو اس کو یہی لکھنا کافی سمجھا کہ حضرت مرزا صاحب کی منن الرحمٰن شائع ہوگی تو اس میں یہ جواب ملیگا۔ کچھ عرصہ ہوا میرے ایک دوست ریل میں سوار تھے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ مولوی ثناء اللہ بھی میرے ساتھ بیٹھے تھے ان کے ہاتھ میں مرزا صاحب کی غالباً یہی سرمہ چشم آریہ (یا اونہوں نے کسی اور کتاب کا نام لیا) تھی مولوی صاحب خوب شوق و ذوق سے پڑھتے جاتے اور نشان کرتے جاتے تھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔

مولویصاحب کو اگر کچھ غیرت ہے اور اس اظہار تلمذ سے دم بچا تے ہیں تو باینکہ وہ اس قدر عرصہ دراز اس سلسلہ کی تصنیفات سے فائدہ اٹھا چکے ہیں اب بھی وہ اپنے کتب خانہ سے احمدیہ سلسلہ کی تصنیفات کو الگ کرکے واپس بھیجدیں اور ائندہ کے لئے وہ قسم و حلف اوٹھا کر شائع کردیں کہ میں کبھی اس سلسلہ کی کوئی تحریر نہ پڑھونگا گو مولوی صاحب پر یہ امید نہیں کیونکہ وہ ہمارے سلسلہ کی کتابیں جان سے عزیز تر سمجھتے ہیں تاہم انہیں کچھ شرم کرنی چاہیئے۔

مولوی صاحب کے بعض تلامذہ مجھے ملے انہوں نے بیان کیا کہ مولانا حضرت اقدس کی کتابوں کو خوب ہی رٹتے ہیں ثناء اللہ کی اسی پرچہ میں یہ تحریر بھی پڑھکر مجھے اس کی بے ایمانی کا یقین کامل ہوا جہاں اس نے لکھا ہے کہ میں مرزا صاحب اور آپکے سلسلہ کی کتابوں کو بے شک پڑھتا ہوں پر نہ استفادہ کی غرض سے اور نہ ہی اوّل سے آخر تک۔

بلکہ غرض پڑھنے سے یہ ہوتی ہے کہ قادیانی دعاوی پر نکتہ چینی کروں اور پڑھتا صرف وہی حصے ہوں جن میں خاص سلسلہ کا ذکر ہو کوئی عقلمند اس بہلے مانس سے پوچھے اگر تم سب کتابیں پوری نہیں پڑھتے تو بتاؤ تمہیں یہ کون بتا جاتا ہے کہ فلاں حصہ پڑھو اس میں دعاوی کا ذکر ہے اور فلاں حصہ ترک کردو کہ اس میں اور باتیں ہیں۔

میرا مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ آپ اس مضمون پر ضرور ایک آرٹیکل لکھ کر اس کی حقیقت کھولیں۔

ایک اور تعلّی جو اس نے اپنے اسی پرچہ میں لکھی ہے وہ بھی قابل توجہ ہے اور وہ یہ کہ اسلامی خدمات میں مرزا صاحب کا نمبر مجھ سے کم تر ہے۔ آپکو لازم ہے کہ آپ اس کو بھی مدنظر رکھیں ان لوگوں کی جو اسلامی خدمتیں ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔

بڑی خدمت ان کی اس زمانہ میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی صفات میں ناقص ہے وہ آگے بولتا تھا اب صفت تکلم اس میں باقی نہیں رہی وہ وحدہٗ لاشریک تھا ہمنے مشرکوں کے ساتھ ملکر دجال اکبر کو بھی اس کے صفات میں شریک کردیا۔

حضرت مسیح کو نصاریٰ نے خدا بنایا تو ہم نے بھی ان کا ساتھ دیکر اوس کو شریک خدائی ٹھہرانے میں ان کی مدد کی۔

خدا تعالیٰ ہر صدی پر تجدید دین کے لئے ایک مرد کامل کو مبعوث فرماتا رہا اب ہمارا یہ وعظ ہے کہ یہ وعدہ خدا تعالیٰ نے بدل دیا آگے خدا کی طرف سے صاحب آیات لوگ پیدا ہوتے اب یہ دروازہ بند۔

اسلام جو زندگی بخش مذہب تہا وہ اب مُردہ اور دوسرے مذاہب کی طرح اس میں بھی صرف زبانی جمع خرچ باقی رہ گیا ہے۔

دوسری خدمت اسلام ان لوگوں کی ہم نے یہ دیکھی ہے کہ انصار دین کو ان لوگوں نے ملحد۔ دجال۔ کافر اور بے ایمان کہا اور ان لوگوں کا ساتھ دیا۔ جو اعداء الرسول تھے اور سچے پکّے خادمان رسول کو اسلام سے خارج بتا کر ان پر سینکڑوں مفتریات قائم کئے۔

تیسری خدمت اسلام انہوں نے یہ کی کہ جہاں اشاعت کے لئے احمدیہ سلسلہ کے لوگ جاویں غیر مذہب والوں کے ساتھ ملکر یہ ان کی راہ میں روڑا اٹکادیں۔

چوتھی خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ جو لوگ ہزاروں ہزار روپیہ اشاعت اسلام کی راہ میں یورپ اور دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے خرچ کریں اون کو عبد الدرہم والدینار کہیں۔ اور خود ان کا یہ حال کہ راول پنڈی اور وزیر آباد یا پنجاب وہندوستان کے کسی موضع میں ان کو کسی خدمت کے لئے بلایا جاوے تو یہ کہیں کہ ہماری فیس بھیجدو تو آتے ہیں ورنہ تم جانو اور تمہارا کام۔

پانچویں خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ کسی خادم دین کی دو کتابوں کو آگے رکھو اور تیسری لکھکر اپنے نام سے نولکشور اور گلاب سنگھ کے اصول پر شائع کردو۔

چھٹی خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ جو جدا جدا پارٹیاں بنی ہیں ان کے تفرقہ کے بڑہانے میں کوشش رکہو تاکہ اخبار اور کتابوں کی تجارت قائم رہے۔

ساتویں خدمت اسلام ان کی یہ ہو کہ اگر اخبار کے لئے مضمون نہیں ملا تو ندوہ کے ایڈیٹر کی غلطیاں نکالو۔ اور اگر یہ نہ ہو ایک نیا فساد قائم کردو اور بغل میں دبائے کتابوں کی تجارت کرتے جاؤ۔

آٹھویں خدمت یہ کہ شیاطین الانس سے راستبازوں پر پتھر پھینکوائے جاویں۔ علی ہذا القیاس! یہ بات ہم پر خوب واضح ہے کہ ثناء اللہ کیا خدمت اسلام کررہا ہے ثناء اللہ کی تصنیف اور اس کی تحریریں ہم سے مخفی نہیں اس کے ہندو پنجاب کے دورے بھی ہمیں معلوم ہیں اگر اس کو کچھ بھی خدا کا خوف ہوتا تو یہ ناپاک کلمہ مساوات منہ سے نہ نکلتا۔ کہ مرزا صاحب کے مقابلہ میں میری خدمت اسلام بڑہی ہوئی ہے مرزا صاحب نے اسلام کی جو خدمتیں کی ہیں اور جو جماعت آپنے اپنے بعد اشاعت اسلام اور تبلیغ حق کے لئے چھوڑی ہے اس کو دیکھکر سوائے......
خاک بدہنش۔ کے ثناء اللہ کے حق میں کچھ نہیں نکلتا۔

ثناء اللہ کا یہ لکہنا کہ میں نے آریہ لوگوں کی کتابوں کے جواب لکھے کہاں تک قابل فخر ہے اس کے لئے خود اس کی کتابیں شاہد ہیں۔ کہ ان میں کیا رکہا ہے اور اگر کچھ حصہ ہے تو وہ کہاں سے لیا ہے میں تو یہ خیال کرتا ہوں بجائے اس کے کہ اس کتابوں سے کسی شخص کو فائدہ پہونچتا۔ اُس نے آریہ لوگوں سے مباحثات میں بدزبانی کی تعلیم پاکر پاکوں کو گالیاں دینا سیکہلیا ہے اور بدگوئی میں بہت سا کمال حاصل کرلیا ہے۔

بعض اُن ناواقفوں کے لکہدینے یا کہدینے سے جن کو صحیح وسقیم اور ردی اور جید میں فرق نہیں یا بعض ان حجرہ نشین مُلّایان مساجد کے تعریف کرنے سے جن کو کسی باکمال کی تصنیف دیکھنا اور اس زمانہ کے مجدد اسلام کی تحریرات کا پڑہنا نصیب نہیں ہوا ثناء اللہ کا اپنے آپ کو شیر پنجاب اور خادم دین اور مجدد وقت تصور کرنا عجب نادانی اور جہالت ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اگر ثناء اللہ کی تمام تحریرات کا خلاصہ نکالا جاوے۔ جن پر کہ ان کو آریوں کے مقابلہ میں لکھنے کی وجہ سے اتنی تسلّی پیدا ہوئی تو وہ سارے کا سارا بھی اس قابل نہیں کہ

حضرت مرزا صاحب تو کجا ؎

چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ حضور کے خادم نور الدین کی ایک کتاب تصدیق براہین یا نور الدین کے مقابلہ میں بھی وہ ایک پاسنگ کے برابر ثابت ہو اگر ثناء اللہ اس کا موازنہ کرنا چاہے تو اسے مناسب ہے کہ اپنے اور نور الدین کے راحت بخش جوابات پر ہی غور کرے پھر جس قدر ثناء اللہ کے مضامین میں نے دیکھے ہیں ان میں ایک اوباشانہ رنگ بھرا ہوا ہے ان میں کوئی روحانیت نہ جذب نہ خصم کے لئے مسکت۔ محض ایک خشک استخوان کی طرح ہیں۔ پس ایسی تحریروں پر اُس مجدد اسلام کے مقابلہ پر ایسی گستاخی کرنا نہائت پاجیانہ بات اور بے حیائی کی علامت ہے۔ جس خادم رسُول اور محب اسلام نے اپنی کمال روحانیت اور پاک تعلیم اور توجہ تام سے کئی لاکھ کی جماعت کو دین قیم پر قائم کرکے تمام اعتقادی غلطیاں دور کریں اور ان کے اندر ایسی علمی اور عملی طاقت پیدا کردی کہ ان میں اشاعت حق اور تبلیغ دین کے لئے ایک قسم کا سٹیم بھر دیا۔ اور بھی بہت سے کافروں کو دین اسلام میں داخل کیا اور خدمت دین کے لئے وہ بنیاد ڈالی جس کی برکت سے آج ہزاراں روپیہ خدمت دین میں صرف کیا جارہا ہے اور تمام ممالک یورپ میں اسلامی تعلیم کو پھیلانے کی غرض سے پوری کوشش ہورہی ہے اور اس وقت تک کئی انگریز دین اسلام میں آچکے ہیں۔ پس اگر مولوی ثناء اللہ کے پاس بھی کوئی ایسا بیّن عملی ثبوت خدمت اسلام کا ہے تو اُسے چاہیئے کہ ظاہر کرے تاکہ معلوم ہوجاوے کہ درحقیقت اس نے کوئی خدمت دین کی ہو صرف زبان درازی اور بدگوئی میں کمال حاصل کرلینا اور رقاتہ العقلون کی طرح لن ترانیاں کرنا تو اُس کو آسان ہے بات جب ہو کہ وہ کوئی عملی نمونہ بتائے۔

پھر علاوہ اس کے آریہ سماج کے مقابلہ میں جو تصنیفات بھی آپکی ہیں ان کے ساتھ اس نادان کی تصنیفات کے متعلق مقابلہ کا خیال کرنا بھی حقیقت معلوم ہوتا ہے حضور نے اس باطل مذہب کے متعلق وہ کاری حربے چلائے جن سے ان کا سر کچلا گیا مگر نہ معلوم یہ کیا بدسرشت انسان ہے کہ ناحق ایسی بیہودہ تعلیاں کرتا اور ڈینگیں مارتا ہے۔ میں حیران ہوں اگر یہ شخص آریہ سماج کے علاوہ کسی اور کے ساتھ مقابلہ کرتا یا کوئی تصنیف کرتا۔ تو نامعلوم اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگتا اس سے یہ بھی پوچھنا چاہیئے کہ تم نے عیسائیوں کے مقابلہ میں کیا خدمت کی۔ دہریہ۔ برہمو۔ سکھ اور دیگر باطل مذاہب کے متعلق کیا لکھا اور ان کے مقابلہ میں کیا خدمت اسلام کی ہے حضرت مرزا صاحب کی تصنیفات سے براہین احمدیہ۔ حقیقۃ الوحی۔ چشمۂ معرفت۔ سرمہ چشم آریہ۔ جنگ مقدس وغیرہ ایسی بے نظیر کتابیں ہیں کہ جن کا مثل نہیں مگر نہ معلوم یہ اسلام کے دشمن دوست نما خدمت اسلام کس چیز کا نام رکھتے ہیں۔

یہ امر بھی قابل نوٹس ہے جو اس نے اسی اخبار میں لکھا ہے کہ میں پوری کتابیں نہیں پڑہتا صرف اسی قدر حصہ پڑہتا ہوں۔ جو نکتہ چینی کے لئے ضروری ہے کیونکہ جب اس نے بقول خود کتابیں ہی نہیں پڑہیں تو پھر اس کا دعوے تحقیق متعلق حضرت اقدس محض جھوٹ ہے۔ جیساکہ اُس نے الہامات مرزا وغیرہ میں لکھا کہ میں نے پوری تحقیق کی ہے اور آپکی کتابوں کو پڑہا ہے اور یہ بات اس لحاظ سے بھی قابل غور ہے کہ جس شخص نے بقول خود سلسلہ کے بانی اور آپکے اتباع کی کتابیں ہی نہیں پڑہیں وہ کس طرح یہ کہہ سکتا ہے اور اس کی یہ بڑ کہاں تک قابل التفات ہے کہ میں مرزا صاحب سے اسلامی خدمات میں بڑھ کر ہوں کیونکہ جب عملی ثبوت تو اپنی خدمت کا ثناء اللہ کوئی پیش نہیں کرسکتا جیسے کہ حضرت اقدس کی اسلامی خدمات کا ثبوت حضور کی ساری جماعت ہے۔ اور جس میں ثناء اللہ جیسے سینکڑوں ہیں۔ اِلّا ان میں زبان درازی اور بدگوئی اور دشنام دہی اور گندی فطرت اور اس قسم کو قابل تعریف اوصاف نہیں۔ اور بقول خود تصانیف کو پڑہا نہیں جس سے اس کو آپ کی تحریری خدمات کا اندازہ ہوسکتا تو یہ بدبخت کیا یہ دینے کا استحقاق رکہہ سکتا ہے کہ میری خدمات اسلام بڑہی ہوئی ہیں اگر ثناء اللہ کو شک ہو تو چاہیئے کہ حضور کی تصنیفات اور آپ کی جماعت کی تحریری مضامین کی فہرست ایک کالم میں اور اپنی تصانیف کی مضامین کی فہرست (جس پر اس کو دعویٰ خبط پیدا ہوا کہ میری اسلامی خدمت بڑھ کر ہے) ایک کالم میں اپنے اخبار میں شائع کرکے اپنے ناظرین اخبار سے پوچھ لے۔
تاکہ اس کو اپنے جنون کا پتہ لگ جاوے اور اگر صرف فہرستوں کی طیاری سے خود ہی اپنی غلطی سمجھ آجاوے تو ہم اس کو یہ رعائت اور دیں گے کہ تم مرزا صاحب کی اسلامی خدمات کے مقابلہ میں اپنے

ساتھ اور ہم جنسوں کی خدمات کو بھی جمع کرکے موازنہ کرلو تاکہ تمہیں واضح ہوجاوے کہ مرزا صاحب نے اس زمانہ میں کیا خدمت اسلام کی ہے۔

اپنے مضمون میں ثناء اللہ نے مباحثہ دیوریا کو بھی اپنی ایک اعلیٰ خدمت اسلام لکھا ہے۔ اس وقت یہ تذکرہ ترک کرکے کہ اس مباحثہ میں اوس کے اور کون کون لوگ مددگار تھے اور آیا کسی احمدی کا بھی اس مدد میں کوئی حصہ تھا یا نہیں یہ امر دریافت طلب ہے۔ کہ آیا مباحثہ ان کامیابیوں کے مقابلہ میں جو حضرت مرزا صاحب کو جلسہ مہوتسو یا جلسہ آریہ سماج لاہور یا پنڈت لیکھرام کی چھ سالہ کشتی اور مباحثہ ہوشیارپور یا مباحثہ امرتسر اور ان جلسوں کے مقابلہ میں جو سیالکوٹ۔ لاہور۔ لودیانہ وغیرہ ہوئے کچھ حقیقت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ حضور کی ذات تو خیر ارفع داعلیٰ تھی۔ حضور کے خادموں کو کلکتہ۔ راول پنڈی۔ فیروزپور شملہ وغیرہ میں جو جو فتوحات ہوئیں اونہیں کے ساتھ مباحثہ دیوریا کا موازنہ کرے خلاصہ یہ کہ جہاں تک دیکھا جاوے ثناء اللہ کا یہ قول کالبول کہ مرزا صاحب سے میری خدمات بڑھی ہیں اور نیز یہ شکر گزاری کہ آپ کی اور آپ کے سلسلہ کی تصانیف و تحریرات سے کوئی استفادہ نہیں کیا۔ بالکل خلاف واقع اور بہتان عظیم ہے۔ والسلام خیر الختام

فضل الدین از لاہور۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۹ء

بدر خواتین

جناب اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اگرچہ میں مضمون نویس نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے کبھی کسی اخبار میں مضمون لکھنے کا موقعہ ملا ہے اور نہ ہی میں نے باقاعدہ کسی سکول یا درس میں تعلیم پائی ہے صرف اپنے سرتاج کی مہربانی اور اپنے شوہر کے بھائی ڈاکٹر غلام دستگیر احمدی کی عنایات سے کچھ کچھ مطالعہ کیا ہے اس لئے اگر میری عبارت میں کسی قسم کی غلطی ہو تو میری معزز بہنیں مجھے معاف فرماویں گی۔ یہ صرف اہلیہ اکمل کی جادو بیانی و حوصلہ افزائی نے مجھے جرأت دلائی ہے کہ میں اپنے ٹوٹے ہوئے خیالات کا اظہار کروں اگرچہ میں کچھ عرصہ بدر کے کالموں میں اس انجمن مستورات کے جلسہ کا ذکر پڑھتی ہوں جو کہ میری قابل بہن مسز اکمل نے بنائی ہے مگر اس میں سوائے اہلیہ اکمل و اہلیہ ملک کرم الٰہی کے اور بہت مضمون دیکھنے میں نہیں آئے میں جہاں تک جانتی ہوں بہت سی بہنیں دار الامان میں مضمون لکھنے کے قابل ہیں۔ مثلاً مبارکہ بیگم دختر نیک اختر حضرت مسیح موعود (میری جان انپر فدا ہو) دختر پیر منظور الٰہی صاحب سعیدہ۔ اہلیہ مخدوم زادہ محمد اشرف۔ اہلیہ ہر دو صاحبزادگان حضرت اقدس غرضیکہ ہر ایک خاتون کو خامہ فرسائی کرنی چاہیئے نہ کہ یہ صرف کہ مسز اکمل نے لکھدیا اور باقیوں نے پڑھ لیا۔ ابھی میں نے کل ایک اخبار میں پڑھا تھا کہ امریکہ میں ایک بی۔ اے پاس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تو کیا کام کرے گی تو اس نے جواب دیا کہ میں اپنے کو پریزیڈنٹ کو عہدہ کے لئے طیار کروں گی۔ اس پر اس کو کہا گیا کہ یہ کام بہت مشکل ہے تو کہنے لگی کہ میں پبلک پر ظاہر کروں گی کہ عورت کسی کام میں آدمیوں سے کم نہیں۔ سو میری رائے میں پہلے قادیان سے ہر ایک عورت کو جو کہ لکھی پڑھی ہے مضمون لکھنا چاہیئے اور باہر والی نو آموز بہنوں کو بتلانا چاہیئے کہ اس قسم کے مضامین ہونے چاہئیں۔ جیسے مردوں کے لئے ریویو الحکم۔ البدر۔ تشحیذ الاذہان وغیرہ وغیرہ قادیان سے نکلتے ہیں کیا مسز اکمل جیسی قابلہ بہنیں ایک چھوٹا سا ماہواری رسالہ جس کی قیمت کوئی ایک دو روپیہ کے قریب ہو نہیں نکال سکتیں میری رائے میں تین سو خریدار ہو جانا کوئی مشکل نہیں اور اس رسالہ میں مضامین اپنے باہم اتفاق خاوندوں کی تابعداری سسرال سے نیک سلوک اپنی غریب بہنوں سے سلسلہ محبت و آمد و رفت کا بڑھنا وغیرہ وغیرہ اور اشاعت اسلام درمیان مستورات ہوں گے چونکہ یہ رسالہ محض عورتوں کے لئے مخصوص ہوگا اس لئے امید ہے کہ فرقہ اناث جو قعر ضلالت میں ڈوبا پڑا ہے ٹھیک ہو جاوے گا اور آگے کو مائیں لکھی پڑھی نیک صالح ہونگی۔ تو ان کی اولاد بھی اعلیٰ تربیت یافتہ اور نیک ہوگی میں کچھ دنوں قادیان میں بھی رہی ہوں۔ اور آٹھ سات برس تک مجھے لاہور میں۔ سینے اور احمدی بہنوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ مگر افسوس کہ علمی مذاق خوش اخلاقی منساری جیسی کہ صحابہ کرام کی بیویوں میں پائی جاتی تھی ابھی بہت دور ہے اس لئے سردست جب تک کہ سب بہنیں مضمون لکھنے کے لئے طیار نہ ہو جاویں ضمیمہ نکالنے کی ضرورت نہیں یا تو بدر ہر ایک بہن کے مضمون کالم بدر خواتین میں چھاپ دیا کرے یا ایک علیحدہ رسالہ صرف عورتوں کے لئے ہو جس کی اڈیٹر مسز اکمل ہو آگے جیسا اور بہنیں رائے دیں۔ عمل میں لایا جاوے میں ہر طرح درمے قلمے مدد دینے کو طیار ہوں۔ مگر انجمن مستورات میں اس بات کا فیصلہ کیا جاوے اور بدر کی معرفت سب بہنوں کو اطلاع دی جاوے۔

الراقم۔ اہلیہ سید محمد اشرف از جالندھر

بقیہ رباعیات و مسدسات ثاقب

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۲)

ہیں فخر رسل سرور کیہان احمدؐ   ہیں مرجع صد قیصر و خاقان احمدؐ

مومن کے لئے بشیر ہو کر آئے   کافر کے لئے نذیر عریان احمدؐ

مُسَدّس ثاقب

آج دل میں مدح ختم الانبیاء کا جوش ہو   مدحت خیر البشر خیر الوریٰ کا جوش ہے

فکر خوئے مصطفےٰ ابو الہدیٰ کا جوش ہو   ذکر روئے مجتبیٰ صاحب لوا کا جوش ہے

کر کے بھیجا جن کو حق نے رحمۃ للعالمین

جسکی پابوسی کو دوڑا شوق سے چرخ برین

جلوہ گر تھا جسکے دل میں نور پاک کبریا   ذکر کرتے آئے جن کے نور کا سب انبیا

سید الکونین ہو جن کا خطاب یا صفا   فخر آدم فخر عالم منبع نور ہدیٰ

اس کے احمدؐ اور محمدؐ دونوں پیارے نام ہیں

نام میں ہیں خوبیاں اور خوب ان کے کام ہیں

وہ یتیموں کا سہارا صاحب خلق عظیم   جس کے خوئے پاک فرماتا ہے قرآن کریم

وہ یتیم اور درج علم و فیض کا در یتیم   چشمۂ لطف و کرم دریائے رحمت اور رحیم

اپنے بیگانے کو جس نے اپنا شیدا کر لیا

خلق عالمگیر سے دیوانہ اپنا کر لیا

صفحۂ دنیا پہ جب تھا دورہ فسق و فجور   کفر کی ظلمت تھی اور کافور تھا ایمان کا نور

ایسی حالت میں ہوا یہ رحمت حق کا ظہور   نور پھیلا ہر طرف جب آئے دنیا میں حضور

چار سوئے دہر میں پیدا اُجالا ہو گیا

اک صدا سے دین حق کا بول بالا ہو گیا

کیا عجم کا حال تھا اور کیا عرب کا حال تھا   بد روی کا ہر طرف پھیلا ہوا اک جال تھا

ساری دنیا میں غرض نیکی کا گویا کال تھا   بانوئے گیتی کا بگڑا حسن خط و خال تھا

آ کے دنیا کو سنوارا بانیٔ اسلام نے

واہ کیا تاثیر کی پیدا خدا کے نام نے

یاد ہیں سب کو عرب کی شوخیاں بیباکیاں   وہ بُرے اطوار ان کے اور وہ ناپاکیاں

بد روی میں چشتیاں اور وہ چالاکیاں   جنگ جوئی انکی وہ خونخواریاں سفاکیاں

احمدؐ فرخندہ خو نے کیا سے کیا اُنکو کیا

متقی ان کو بنایا پارسا ان کو کیا

ان کے دل میں خشیت و خوف خدا پیدا کیا   مہر و الفت انمیں اور صدق و صفا پیدا کیا

قوم میں گویا دم معجز نما پیدا کیا   یوں کہو   ضیا پیدا کیا

روشنی پھیلی جہان میں ان کے دل کے نور سے

دیکھ کر اہل نظر آئے لپک کر دور سے

جانتے ہی ہو عرب کہتے ہیں دنیا کو عجم   اپنا جیسا بولنے والا سمجھتے تھے وہ کم

اپنی ہی شیریں بیانی کا بھرا کرتے تھے دم   کون میدان بلاغت میں تھا ان کا ہمقدم

قوم کو اک قوم سے دم میں لڑا دیتے تھے وہ

اک ذرا سی بات میں فتنہ اٹھا دیتے تھے وہ

ان میں جب پیدا ہوئے جب افصح عجم و عرب   وہ نبی ہاشمی وہ احمد اُمی لقب

کیا کہوں ان کے سخن نے جو کیا ٹوٹا غضب   سُن کے قرآن سر میں سرنگوں تھے سب کے سب

قافیہ تنگ ان کی شعر و شاعری کا کر دیا

ناطقہ بند ان کی سحر و ساحری کا کر دیا

ان کی شعر و شاعری ان کی زبان ناپاک تھی   ان کا دل ناپاک اور روح روان ناپاک تھی

بد زبانی کی بدولت انکی جان ناپاک تھی   شاعری سے سیرت پیر و جوان ناپاک تھی

مذہبی لیڈروں کے لئے ایک نیا مشغلہ

عقدہ حل طلب ہے

بغیر تخصیص ملک و ملت کے ہر ایک ذی علم اصحاب سے درخواست۔

کیوں علمائے ماضیہ مظہرات مابعد سے منکر ہوتے ہیں ؟

مثلاً

محمدی - بہاء اللہ سے۔ عیسائی - محمد سے۔ یہودی - عیسیٰ سے مجوس ہنود) بودہست تمام مظہرات مابعد سے۔

نوٹ - جواب دہندہ احباب جواب کے ثبوت میں دلائل نقلیہ ہی لاویں عقلی دلائل سائل سے تشفی کے لئے کافی نہ ہونگے۔

راقم دقیقہ شناس بابی محمد سعید محسکر بنگلور۔

الجواب

ہم کو اس کے جواب میں زیادہ طوالت کرنیکی ضرورت نہیں معلوم ہوتی اس لئے کہ محمدی یا احمدی وغیرہم جو بہاء اللہ سے منکر ہیں وہ اس لئے منکر ہیں کہ بہاء اللہ یا علی محمد باب کا اپنی دعاوی میں محق ہونا ابھی تک ثابت نہیں ہوا بلکہ جو امر اس کی نسبت ثابت ہوا ہے وہ یہی امر ہے کہ یہ دونوں شخص بڑے ملحد تھے جن کا الحاد ہمارے رسائل میں طبع ہو کر تمام دنیا میں شائع ہو چکا ہے۔ پس اولاً سائل پر یہ فرض اور واجب ہے کہ بہاء اللہ یا علی محمد باب کا محق ہونا آیات بینات سے اولاً ثابت کرے۔ بعد اس کے یہ سوال کرے۔ کہ محمدی بہاء اللہ سے کیوں منکر ہیں کیا سائل نے یہ مثل بھی نہیں سنی۔ کہ ثبت العرش ثم النقش جس شخص کے دعووں کی کوئی بنیاد ہی نہیں نہ کوئی دلیل حقیقت کی اب تک بیان ہوئی ہے پہلے سے پہلے یہ سوال کر دینا کہ محمدی بہاء اللہ سے کیوں منکر ہیں سائل کا ایک بڑا دجل عظیم الشان ہے اور یہ دجل اسی لئے ہے کہ مجیب اور دیگر سامعین و ناظرین یہ خیال کریں کہ بہاء اللہ بھی کوئی چیز تہا۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر ایک دعویٰ کے لئے فرماتا ہے۔ قل ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین۔ پھر میں کہتا ہوں کہ سائل پر ضرور ہے کہ حقیقت دعوے بہاء اللہ کا اول ثبوت دیوے بعد اس کے ہم سے یہ سوال کرے ورنہ در صورت نہ پیش کرنے آیات بینات ثبوت دعاوی کے ایسے سائل دجال پر ہزاروں ہزار لعنت ہووے کیا سائل نے یہ مثل بھی نہیں سنی۔ کہ ؎

گفتہ ندارد کسے با تو با کار - ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

سائل کا بہاء اللہ کو ان ماموروں کے سلسلہ میں داخل کرنا جنکی دعاوی کی حقیقت کالشمس فی النصف النہار - خود سائل کے نزدیک بھی یقیناً روشن و ہویدا ہے - دجل نہیں تو اور کیا ہے الخ بعض الفاظ جو اس جواب میں کسی قدر سخت لکھے گئے ہیں وہ صرف اسی لئے ہیں کہ سائل کو غیرت پیدا ہو کہ میں نے بہاء اللہ کو بغیر حجت اور برہان کے سلسلہ موسیٰ و عیسیٰ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کیوں داخل کر دیا۔ جن کی حقیقت کا ثبوت کالشمس فی النصف النہار کل دنیا میں شائع ہو رہا ہے اور پہر یہ غیرت اوس کو اس امر کے لئے محرک ہووے۔ کہ بہاء اللہ کی حقیقت دعاوی کو مانند ثبوت حقیت موسیٰ و عیسیٰ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ بھی پیش کرے اور پہر ہم بھی اپنی قلم کو اوس کی طرف اثباتاً یا ابطالاً اٹھاویں۔

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان
تا سیہ روے شود ہر کہ درو غش باشد

اگر ہماری اس تحریر کا جواب بابی کے لیڈروں میں سے کوئی دیوے۔ تو شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا بابی فاضل ہو جس کا اثر اکثر بابیوں پر واقع ہووے تاکہ پہر یہ تحریر نتیجہ خیز ہو جاوے ورنہ بغیر اس شرط کے اس کا کوئی نتیجہ نہیں معلوم ہوتا۔ لہذا ہم کسی ادنے شخص کی تحریر کا جواب نہ دیویں گے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ۔

محررہ ۲۶- اکتوبر ۱۹۰۹ء - خاکسار سید محمد احسن احمدی امروہی

مکرر آنکہ ثبوت دعاوی کے لئے آیات بینات اس واسطے طلب کی گئی ہیں کہ دعاوی بہاء اللہ اور باب کے بہت بڑے بڑے ہیں جن کے ثبوت کے لئے دلائل بھی عظیم الشان چاہئیں - جن کو دوسرے لفظوں میں آیات بینات کہا جاتا ہے۔ ودہی۔

نیوگ کا نتیجہ

اہلحدیث راوی ہے کہ میرے ایک معزز دوست ضلع باندہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ باندہ میں عید کے روز عیدگاہ میں پورن لال آریہ ساکن ریاست پنا مشرف باسلام ہوا۔ وجہ قبول اسلام بیان کرتے وقت بیچارہ شرمانے اور رونے لگا یہ بیان کیا کہ میں محکمہ سروے میں ملازم تہا۔ مجھ کو آریہ مذہب پسند آیا۔ میں اپنی ذات سے آریہ ہو گیا پھر میری وجہ سے اور بھی میری برادری دگہر کے لوگ آریہ ہو گئے۔ میں نوکری پر تہا۔ تین سال تک واپس نہ آیا یہاں یار لوگوں کو مزا سوجہا۔ میری عورت ہندی پڑہی ہوئی تہی۔ اس کو ستیارتھ پرکاش دکہلا کر نیوگ پر آمادہ کیا۔ جب میں واپس آیا تو عورت کو حاملہ پایا مجھ کو سخت برا معلوم ہوا دریافت حال پر عورت نے کہا کہ میں راضی نہ ہوتی تہی۔ مجھ کو سوامی جی کی لکہی ہوئی ستیارتھ پرکاش دکہلائی۔ تب میں راضی ہوئی اس پر میں نے عورت کو نکال دیا۔ عورت نے سماج میں فریاد کی۔ سماج نے مجھے کہا۔ کہ جب تم آریہ ہو کچھ حرج نہیں لیکن میری غیرت نے قبول نہ کیا اس پر آریوں نے جو عورت کے رشتہ دار تھے عورت کو اور نیوگی کو برادری میں ملا لیا۔ مجھ کو بہت ناگوار ہوا اور اس نیوگ کی وجہ سے دل میں آریہ مذہب کی بیزاری و نفرت پیدا ہوئی۔ رخصت فسخ کرا کر نوکری پر واپس جاتا تہا کہ یہاں اسٹیشن باندہ پر اپنے قدیمی مہربان مسلمان دوست سے ملاقات ہوئی جو حالات سن کر مجھ کو یہاں لے آئے اور اب میں نہایت خوشی و شوق سے مشرف باسلام ہوا۔ غالباً ختنہ بھی ہو گیا ہو گا۔

کابل

سردار عبد الرحمان خان جو علاقہ نعمان کے نئے گورنر مقرر ہو کر آئے ہیں انہوں نے حساب کی پڑتال کر کے بڑی رقوم کا غبن معلوم کیا ہے۔ چنانچہ اس غبن کے متعلق کئی ایک عہدہ دار گرفتار کر کے کابل کو بھیجے گئے ہیں۔ نئے گورنر کی حفاظت ذاتی کے لئے ایک خاص گارڈ افغانی سپاہ کا بحکم امیر صاحب تعینات کیا گیا ہے۔

خوست

سرحد افغانستان کے علاقہ خوست کا حاکم کئی مہینوں سے فوت ہو گیا تہا اس باعث یہاں کی آبادی میں لوٹ مار کے فساد اور باہمی خانہ جنگیاں اس شدت سے پہیل رہی تہیں کہ سرحد کے پولٹیکل حکام پریشان تھے امیر صاحب نے آخر کار یہاں کا گورنر مقرر کیا اس کا نام شاہ عاصی دوست محمد ہے اخبار پاؤنیر لکھتا ہے کہ گورنر مذکور ۲۳ اکتوبر کو خوست میں وارد ہوا اس کے ہمراہ اپنی فوج کا ایک مضبوط دستہ ترقی رعب کے لئے بہیجا گیا ہے اس دستہ فوج میں پیادہ اور رسالہ دونوں شامل ہیں گورنر مذکور نے خوست میں پہونچتے ہی ایک دربار منعقد کیا جس میں اس صوبہ کے تمام روسا۔ سرداران ملک و خوانین موجود تھے۔ اس دربار میں حاکم اعلیٰ نے حضور امیر صاحب کا فرمان تمام حاضرین کو سنایا جس میں تمام رعایا کے باشندوں کو بزور تاکید کی گئی ہے۔ کہ آپس کے لڑائی جہگڑوں سے باز آئیں اور لوٹ مار رہزنی وغیرہ کے جرائم سے قطعی پرہیز کریں۔ اور اپنی عمدہ شہرت کو دھبہ نہ لگائیں تمام ملکوں وخوانین نے امیر صاحب کے حق میں وفاداری کا اعتراف کیا۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون کی ۲۸۷۲ کیس ۲۲۵۶ فوتیاں تہیں راجپوت کی رپورٹ نہیں آئی۔ پنجاب میں طاعون سے ۱۲۷۶ اموات ہوئیں۔ صوبجات متحدہ میں ۴۳۴ - بمبئی میں ۹۲۹ - وسط ہند ۲۱۲

سورت کا الوپ رام بہگت رام ایک لاکھ کی خیانت کے الزام میں پکڑا گیا۔ ۲۰ برس سے میونسپل ممبر ہے۔

بمبئی میں روانگی حج کے لئے ۱۱ ہزار مسلمان جمع ہیں سرکار نے انتظام نگرانی کے لئے ۲۰ ہزار منظور کیا ہے۔

لاہور میں بھی بعض چھاپہ خانوں پر خانہ تلاشی کی سڈیشن خیز آفت آئی اخبار ہندوستان پریس پھر اس الزام کی آفت میں لایا گیا جہاں سیوک نام اخبار چھپتا تہا جو پہلے بندے ماترم کہلاتا تہا پولیس نے بڑی سرگرمی سے سرکاری حکم کی تعمیل کر کے دفتر و پریس کی تلاشی لی اور بہت سے کاغذات حاصل کئے ایسے ہی ایک اور پریس پر آفت آئی دفعہ ۱۲۴ (الالف) کا خفگی الزام کسی مفسدانہ کتاب کے لئے ہے۔ قفل بندی کی گئی یہاں بعض مفسدانہ

نظمیں ... [illegible]

دو سو روپے کا انعامی اشتہار

ہم نے اپنے قدیمی و نایاب علمی کتب معہ معمہ حل طلب انعامی دو صد روپے کا اشتہار شائع کیا ہے - جس میں معمہ حل کرنے والے کو دو سو روپیہ انعام دینے کا وعدہ ہے پس جو صاحب نایاب و پرانی کتب معہ دو سو روپیہ انعام حاصل کرنا چاہیں وہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء تک ایک کارڈ بھیجکر اشتہار منگوا سکتے ہیں جا بجی گرہ سے - ہر کا ٹکٹ لگا کر بھیجا جاویگا۔

المشتہر

شیخ محمد عبد اللہ ابن مولنا مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ سادھوان

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب - قیمت ۲ر

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۲ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے قیمت صرف ۶ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہائت عجیب رسالہ قیمت ار

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ - تصنیف امیر المومنین - قیمت ۲ر

نادر موقعہ

آپ صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہم نے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گوجرات کا تازہ و عمدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باہ فی تولہ ہر و عرق نافع بخار و ملیریا فی بوتل عمر و دیگر ہر قسم کے دیسی عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ضلع گوجرات کی دستکاری کے عمدہ مضبوط جوتی نہائت واجبی قیمت پر خاکسار منگوائیں - الراقم خاکسار پیر بخش علی احمدی کمیشن ایجنٹ رمل پنڈی گھیپ گوجرات

جے پور کا مشہور عالم قلاقند و دیگر اشیاء

جو پور اپنے مشہور و معروف قلاقند کے لئے دور دور مشہور ہے لوگ اسے بطور سوغات و تحائف دور دراز جگہوں میں بڑے شوق سے لیجاتے ہیں اس کی اعلیٰ خوبیاں وہ حضرات جان سکتے ہیں جنھوں نے اس کا ذائقہ چکھا ہے میں نے احمدی برادران کی خدمت میں یہاں سے بھیجنے کا خاص انتظام کیا ہے اگر کسی صاحب کو ضرورت و شوق ہو تو مطلع فرما دیں ایک روپیہ میں ڈیڑھ سیر علاوہ محصول پارسل و پیکنگ نہائت اعلیٰ قسم کا روانہ ہوگا اس کے علاوہ جو پور کے نمدے کے جانمازیں سفید پتھر کا سامان مثلاً گلاس چاء کی پیالیاں یہاں سے بکفائت روانہ کیا جاتا ہے جس بھائی کو ضرورت ہو مطلع فرما دیں -

(المشتہر محمد عثمان احمدی) ([illegible] جے پور)

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی آہنی الماریوں - صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانہ ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے باعث مجھے اس بہت سے نیک و بد سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگا یا کریں انشاء اللہ تعالیٰ حسب خاطر مال روانہ کیا جایا کریگا - نیز واضح ہو کہ اگر کسی صاحب کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں وغیرہ کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدیں گے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی نگرانی میں صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی صابون اور انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے صابون طیار ہوتے ہیں جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں وہ مجھ سے خط و کتابت سے تصفیہ کرکے فائدہ حاصل کریں۔

المشتہر - حکیم محمد دین - دروازہ دیسہ سنگ - گجرانوالہ

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل قدر دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں جن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں - مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشہی طعام قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر - جذام - استسقاء - و زردی رنگ - و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد و بلغم - و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی و یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر اسے انسان پورے لوازمات کے ساتھ استعمال کرے - تو کبھی بڈھا نہ ہو - خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے - مگر اس میں شک نہیں کہ یہ بہت ہی فائدے کی شے ہے - بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں -

قیمت فی تولہ عمر دو تولہ کی عا ر تولہ سے کم روانہ نہ ہوگی -

(مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ اڈیٹر بدر قادیان)

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجرب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکائت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تصدیق فرمائی - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدائت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔

قیمت سرمہ قسم اول - عا ر - قسم دوم عہ ر - قسم سوم عہ - قیمت ممیرا قسم اول عہ جس کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہیں قسم دوم سے - اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کرکے قیمت لے لو - علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی - پشاوری - زری - ریشمی - سادہ - سوتی - زرد سفید - سیاہ - بادامی - مشہدی - افریدی ٹپکہ (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں) وغیرہ وغیرہ دو روپیہ سے لے کر بائیس روپے تک کی میرے پاس موجود ہے اور نیز کلاہ ہر قسم زری - سادہ - پشاوری اور ٹوپی رومی بھی موجود ہے درخواست آنے پر مال بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے لیکن محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا

حمائل غیر مترجم - چھوٹی تقطیع عکسی رومی بنچ سرائے جس کی قیمت عہ ر ہے صرف ایک روپیہ پر مجلد ملیگی بہت ہی ہلکی جیب میں آجاتی ہے

دوم - بڑی تقطیع رومی خوبصورت مجلد عا ر

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر ازقادیان دار الامان (ضلع گورداس پور)

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ دہم

سورۃ انفال

(مورخہ ۱۹۔ ستمبر ۱۹۰۹ء رکوع ۱)

انما غنمتم ۔ جو مال تم جنگ مین حاصل کرو۔ شرعی جائز طور پر۔

یوم الفرقان ۔ پہلے فرمایا تھا۔ ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ۔ اب یہان اس کا حصول یاد کرایا ہے۔

عن بینۃ ۔ حجت ملزمہ کے ساتھ ۔

یریکھم اللہ فی منامک ۔ امام حسن بصری نے منام کے معنے آنکھ کے کئے ہین کیونکہ منام کے معنے نیند کی جگہ کے ہین جو آنکھ ہے ۔ یہی معنے دلچسپ ہین ایک سوال کسی نے کیا تھا۔ کہ بعض واقعات الہامات کے خلاف کیون معلوم ہوتے ہین ۔ مین نے یہ آیت یاد دلائی فی اعینکم قلیلاً ۔

مورخہ ۲۰۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۲)

تفلحون ۔ مظفر و منصور ہونے کا گُر بتایا کہ ثابت قدم رہو اور اللہ کے حضور دعا بہت کرو (یہ واذکروا اللہ کثیراً کے معنے ہین)

ایک دفعہ مجھ سے بھیرہ مین اولیاء اللہ سے پکار کر دعائین مانگنے کے عدم جواز مین مباحثہ ہوا۔ مخالفین نے یہ بات مان لی کہ ہم زمانہ سلف کے کسی بزرگ کا قول مان لین گے ۔ شاہ عبدالعزیز رح کی تفسیر مین مجھے وتبتل الیہ تبتیلاً کے نیچے یہ مل گیا کہ مسلمانون مین جو اپنے پیرون کے حق مین علم غیب کا اعتقاد رکھتے ہین وہ مشرک ہین وہان بڑے مکار مولوی جمع تھے ۔ ایک نے میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا کہ بچہ کیون گھبراتے ہو۔ ہم تمہارے دشمن نہین گویا وہ یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ مین گھبراہٹ کی حالت مین سب کچھ کہہ رہا ہون ۔ دوسرے سے مین نے کہا تم ہی یہ عبارت پڑھ دو۔ وہ کھڑا ہو کر رونے لگا اور کہا کہ تفسیرون مین بھی تحریف ہو گئی یہ لفظ پیران ہے ۔ جس سے مراد ہے کہ ہنومان وغیرہ سے دعا نہ کرین گویا میری دلیل کو اپنے فریب سے مشتبہ کر دیا اس وقت مین نے دعا کی اور ثابت قدم رہا۔ آخر میری فتح ہوئی ۔

مورخہ ۲۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

(الانفال رکوع ۳)

لوگ اپنے دوستون ۔ حاکمون ۔ محسنون کا لحاظ تو کرتے ہین مگر اللہ جل شانہ کی عظمت و جبروت کا کچھ لحاظ نہین کرتے اس کی نافرمانی کئے جاتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولا یحسبن الذین کفروا سبقوا انھم لا یعجزون ۔

واعدوا لھم ما استطعتم ۔ اب بھی مسلمانون پر فرض ہے کہ وہ اپنے مخالف کے مقابل دلائل و براہین کے ہتھیارون سے مسلح رہین ۔ دشمن کے مقابلہ کے لئے چار چیزون کی ضرورت ہے۔ (۱) دل یقین سے لبریز ہو۔ ایمان پکا ہو متزلزل نہ ہو (۲) دشمن کے حالات اور اس کی گھاتون کی خبر ہو۔ (۳) دلائل مضبوط ۔ قول موجہ جانتا ہو (۴) جسمین یہ باتین نہ ہون وہ ایسے لوگون کو مدد دین ۔ غرض دو قسم کے لوگ ہوئے ایک وہ جو مقابلہ کر سکتے ہین ۔ دوم وہ جو مالی مدد دے سکتے ہین ان کو ارشاد فرماتا ہے ۔ وما تنفقوا من شیئ فی سبیل اللہ یوف الیکم ۔

ان یخدعوک ۔ یہ لوگ چندہ دینے سے مضائقہ کرین ۔ تجھے چھوڑ دین تو اللہ بس ہے ۔

مورخہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۵)

حرض ۔ ایک ہوتا ہے حث یہ نرم لفظ ہوتا ہے اس کے معنے مین ترغیب دوسرا لفظ ہے حض ۔ تیسرا لفظ ہے حق ۔ چوتھا لفظ حرض ہے ۔ جسمین ان تینون کے علاوہ اور ادر بھی ہے ۔ اس کا ترجمہ اردو یا پنجابی کا تنہا لفظ برداشت نہین کر سکتا۔

المومنین ۔ کو اس لئے کہا ہے کہ مومن ہمیشہ اللہ کو اپنا کارساز سمجھتا ہے اور اسی پر ہر حال مین بھروسہ کرتا ہے ۔

صوفیون مین ایک بحث ہے کہ تفویض اعلیٰ ہے یا توکل ۔ بعض کہتے ہین کہ تفویض اعلیٰ ہے کیونکہ اس مین سب کچھ سپرد کر دیا جاتا ہے ۔

قوم لا یفقھون ۔ کفار کا اللہ پر بھروسہ نہین ہوتا۔ اللہ سے دعا نہین کرتے اللہ کی کتاب کے ساتھ تمسک نہین ان اللہ کے کسی بندے کی تائید و نصرت نہین ہوتی ۔ اس لئے وہ لا یفقھون ہین ۔

ان فیکم ضعفاً ۔ موجودہ حالات مین چونکہ تم روحانی ترقیات کے اعلیٰ مدارج پر نہین پہونچے ۔ جنگ کا تجربہ نہین اس لئے ایک دو کے مقابلہ مین فتحیاب ہو گے ۔ مومن ہر روز ایک ترقی کرتا ہے ۔

مورخہ ۴۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۶)

اولئک بعضھم اولیاء بعض ۔ ایک دوسرے کے سچے دوست ۔

یہان سورہ انفال کے نوٹ ختم ہوئے

مورخہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

سورہ توبہ (رکوع ۷)

یہ سورۃ توبہ الگ سورۃ نہین ہے ۔ بلکہ انفال کا ایک حصہ ہے ۔ یہ ایک بحث ہے کہ اس مین بسم اللہ کیون نہین ہے ہان اس ٹکڑے کے علیحدہ کرنے مین ایک

مین ایک غرض تھی۔ مکہ کی فتح کے بعد ابوبکرؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتظام کے لئے بھیجا تھا اس کے بعد انہی آیتون کے ساتھ حضرت علیؓ کو بھیجا یہ ایک اعلان جنگ تھا جو بطور یادگار کے علیحدہ رکھا گیا اس اعلان جنگ مین وجوہات بیان کئے جاتے ہین جن کی بنا پر جنگ ... کیا جاؤ

براءۃ - بیزاری کا اظہار ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے۔

عاھدتم من المشرکین - عہد کیا پھر توڑ دیا - (اس کا ذکر آگے آتا ہے)

مخزی الکفرین - نبی کریم نے ۱۳ برس وعظ کیا بڑے بڑے دکھ اٹھائے - ۱۳ برس کے بعد مدینے مین آئے یہان بھی آٹھ برس کفار کا باوجود نیک سلوک کرنے کے بھی بدسلوک رہا - اب اکیس۲۱ برس کے بعد کہا جاتا ہے اگر توبہ کرو تو بہتر ورنہ عذاب الیم آتا ہے۔

الا الذین عاھدتم - اس سے معلوم ہوا کہ خطاب ان لوگون سے ہے جنھون نے معاہدہ مین نقض کیا۔

الاشھر الحرم - یہ چار مہینے وہ ہین جن کے اندر اپنا اپنا انتظام کرلینے کا نوٹس دیا جاچکا تھا۔

فان تابوا - دیکھئے کس قدر نرمی ہے کہ عین جنگ مین جو توبہ کرے اسے بھی چھوڑ دو اور جو پناہ مانگے اسے پناہ دو - پھر شریر کہتے ہین کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔

مورخہ ۱۷ - اکتوبر ۹ سنہ ع

(سورۃ توبہ رکوع ۸)

نقض عہد بہت بری بات ہے - قرآن شریف کے تیسرے رکوع ہی مین ہے - وما یضل بہ الا الفاسقین الذین ینقضون عھد اللہ - مین بھی لوگون کے عہد لیتا ہون - عہد کے بعد مین کانپ جاتا ہون اور کہتا ہون کہ اس سے کوئی معاہدہ نہ لون تاکہ ایسا نہ ہو کہ اس مین نفاق آ جائے - مین تمہین معاہدہ پر قائم رہنے کی سخت تاکید کرتا ہون - موت کے وقت یہ اولاد - یہ دوست یہ جتھے کبھی کام نہین آتے - پس خدا سے اپنا معاملہ صاف رکھو۔

فما استقاموا لکم - جب وہ قائم رہین۔

المتقین - معاہدہ پر پکے رہنے والے۔

ان یظھروا علیکم - تمہارے مقابلہ مین اگر کوئی بھی ان کی پیٹھ پر ہاتھ رکھنے والا ہو۔

الّا - الّ کے معنے ہین اللہ - قسم کھانا - قرابت - ان کے لحاظ سے - قرابت - باپ کی طرف سے قرابت یا بیوی بہن کی طرف سے قرابت۔

فاسقون - فاسق کے معنے قرآن نے کئے ہین - ینقضون عھد اللہ

لعلھم ینتھون - اس لئے نہین کہ تمہارے ہمخیال ہو جاوین بلکہ یہ کہ بدی سے باز آجاوین یہ غرض نہین کہ سارا جہان مسلمان ہو جاوے بلکہ صرف یہ کہ فتنہ اٹھ جائے اور دین اللہ کے لئے ہو جاوے۔

یشف - وہ جو تمہین مقابلہ سے درد و دکھ پہونچا ہے اس کو دور کر دیگا۔

جاھدوا منکم - دین مین آدمیون کی کثرت کی ضرورت نہین بلکہ ایسے لوگون کی جنہین استقلال استبازی - عاقبت اندیشی - ہمت بلندی ہو۔

ولیجۃ - دلی دوستی والا۔

خبیر بما تعملون - بدیون سے رکنے کے لئے اس آیۃ کا مطالعہ بہت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت ساتھ ہے - ہمارے ہر کام سے باخبر ہے۔

مورخہ ۱۸ - اکتوبر ۱۹۰۹ سنہ ع

(رکوع ۹)

خدا تعالیٰ نے ہمارے تمام اقوال و افعال بلکہ دنیا کی تمام اشیاء مین مراتب رکھے ہین - مراتب کو نگاہ رکھنا بڑا ضروری ہے - دنیا مین نیکیاں ہین پھر ان سے بڑھ کر اور پھر ان سے بڑھ کر اور مثلاً فرمایا کہ رستے مین کوئی کانٹا یا دکھ دینے والی چیز ہو تو اس کو الگ کردو - یہ ادنیٰ نیکی ہے۔ صوفیون کے نزدیک اماطۃ الاذیٰ سے مراد رذائل ہین جو خدا تک پہونچنے مین روک ہو جاتے ہین پھر اس سے بڑھ کر ایمان باللہ والرسول ہے - مگر مین نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے لوگ چھوٹی چیز کی طرف توجہ کرتے ہین اور بڑی کا خیال نہین رکھتے - مثلاً تہجد کے لئے اٹھین گے خواہ صبح کی نماز قضا ہی ہو جاوے اس حفظ مراتب نہ کرنے سے نقصان پہونچتا ہے۔

اس رکوع مین اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کو خوب کھولا ہے - مکہ والون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اعتراض کیا اور ایک یہودی سے کہا کہ دیکھو ہم حجاج کی خدمت کرتے ہین۔ اور مسجد حرام کی مرمت کرتے رہتے ہین کیا ہم محمدیون سے اچھے نہین - جنھون نے آکر پھوٹ ڈالدی - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے مقابلہ مین ان مشرکین کے چھوٹے چھوٹے کام کچھ بھی نہین۔

یبشرھم ربھم - اس سے پہلے اعظم درجۃً بھی ایک دعوے تھا اس کا ثبوت دیتا ہے کہ انہین جنت اور ابدی نعمتین ملینگی پھر کامیاب ہون گے اور یہ پانی پلانے پر نازان خائب و خاسر رہین گے۔

مورخہ ۱۹ - اکتوبر ۱۹۰۹ سنہ ع

(رکوع ۱۰)

دنیا مین جس قدر کام ہین دین کے ہون یا دنیا کے ہر ایک کام کے لئے ایک نہ ایک سبب ہوتا ہے اب جو لوگ صرف اس بات پر بھروسہ کرتے ہین وہ جب ناکام ہوتا ہے ان کو بڑا دکھ ہوتا ہے - مگر جن کا بھروسہ اللہ پر ہوتا ہے وہ ہمت نہین ہارتے اسی لئے مومن ایک دعا نماز مین پڑھتا رہتا ہے - جو بقول ایک امام کے واجب ہے - اللّٰھم انی اعوذ بک من الھم والحزن واعوذبک من العجز والکسل - جب مومن کا اللہ پر بھروسہ کم ہو تو اسے متنبہ کرنے کے لئے کسی امر مین بظاہر ناکام رکھتا ہے تا وہ اپنی ایمانی حالت کو درست کرین۔

ہوازن و حنین کے مقابلہ کے وقت بجائے بارہ ہزار آدمی تھے اس وقت مسلمانون کے دلون مین گھمنڈ آگیا کہ اب ہم ضرور کامیاب ہونگے - یہ ایک عجب تھا اس لئے حنین مین پہلے ناکامی ہوئی - جس طرح لاہور کی فتح کے بعد انگریزون سے چیلیاں موچیاں وغیرہ پر جنگ ہوئی تھی - اور وہ سکھون کی مذبوحی حرکت تھی اسی طرح مکہ کی فتح کے بعد چند جھگوٹے ادھر ادھر جمع ہو کر حنین مین مقابلہ پر آئے۔

اعجبتکم - عجب مین ڈالا کہ ہمارا جتھا - ہمارا فہم - ہمارا زور بہت زیادہ ہے۔

علیٰ رسولہ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خچر کی باگ ان سو تیر زنون کی طرح پھیری اور کہا - انا النبی لا کذب۔

انما المشرکون نجس - جن چیزون سے عجب - غفلت وغیرہ پیدا ہوتی ہے ان سے قطع تعلق کا حکم دیا

توان خفتم علیہ۔ یہ خیال ہو کہ ہم غریب ہو جاوین گے نذر و نیاز بند ہو جائے گی تو فرمایا کہ اللہ غنی کر دیگا۔

من الذین اوتو الکتاب۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دین حق انہون نے کسی اہل کتاب سے نہین لیا بلکہ من گھڑت باتون کی پیروی کر رہے ہین۔

مورخہ ۲۰۔ اکتوبر سنہ ۹ ء

(رکوع ۱۱)

دنیا مین کئی مذاہب آتے ہین پھر مٹتے ہین ایک فرقہ یہا یہود سے وہ حضرموت (عربی کنارہ مین) مین رہتا تھا وہ عزیز کو ابن اللہ کہتے تھے۔ ہجری چوتھی صدی کے اخیر تک ان کا بقایا رہا ہے۔ پس یہ اعتراض نہین چاہیئے کہ اب تو یہود نہین کہتے (عزیر ابن اللہ ہے) کیونکہ دنیا مین ایسا ہوتا آیا ہے۔ دیکھو قسطلانی داؤد ظاہری۔ لیث کے متبعین اب نہین پائے جاتے مگر کتابون مین ان کا ذکر ہے۔

المسیح ابن اللہ۔ محبت کے الفاظ جو خاص موقعہ پر کسی عنایت کے اظہار کے لئے بولے جاتے ہین ان کو شامل عقیدہ کرنا گناہ ہے۔ خدا نے اس محاورہ کو سمجھایا ہے۔ نحن ابناء اللہ و احباءہ۔ گویا ابناء کے معنے بتادئے۔

قاتلہم اللہ۔ اللہ اُن پر لعنت کرے۔

اربابا من دون اللہ۔ ربوبیت کی شان اپنے فقیرون و ملاؤن کو دیتے ہین۔

و ما امروا۔ یہ تورات کی آیات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ تیرے لئے میرے حضور آسمان و زمین مین کوئی خدا نہ ہو۔

سبحنہ۔ اللہ کے افعال۔ صفات۔ عبادت مین کوئی شریک نہین۔

بافواہہم۔ اپنے منہ کی تقریرون سے۔

لیظہرہ۔ تا غلبہ ثابت کرے اس پیشگوئی کے لئے یہی زمانہ ہے کیونکہ تمام ادیان کے عقائد ظاہر ہو چکے اب قرآن شریف کے غلبہ کے ثبوت کا پورا موقعہ ہے۔

افسوس کہ مسلمان ابھی تک سوئے ہوئے ہین ایک ٹکڑا ان کی زمین کا کوئی چھین لے تو یہ مقدمہ بازی مین لنڈن تک جا پہونچین مگر ان کا مذہب ان کی سلطنت جاتی رہی تو انہین کچھ پرواہ نہین۔

لیاکلون اموال الناس۔ مسجدون کے ملان اپنے فرائض سے غافل ہین۔ لوگون نے انکی وجہ معاش کا بندوبست کیا تا وہ علم پڑہین اور ہمارے بچون کو دین سکہائین مگر وہ اور ہی جھمیلون مین پڑ گئے۔

مورخہ ۲۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء

سورہ توبہ (رکوع ۱۱)

فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم۔ سائل جب پہلے سوال کرتا ہے تو بخیل مسئول اس کے سوال کا رد پہلے ماتھے کے شکن کے ذریعے کرتا ہے پھر مونہہ پھیرتا ہے پھر پیٹھ دیکر چلا جاتا ہے اس لئے سزا مین ان تینون جگہون کا ذکر کیا۔

فی کتاب اللہ۔ اللہ کی پاک شریعتون مین۔ خدائی حساب چاند کے ساتھ وابستہ ہین اور دنیاوی حساب آفتاب سے۔ دونون مین کئی دنون کا فرق پڑ جاتا ہے دنیاداروں نے شمسی حساب کو پسند کیا ہے کیونکہ زیادہ فرق نہین پڑتا۔ اور چاند کے حساب پر چلین تو تین برس مین ایک ماہ اور چھتیس سال مین ایک سال کا فرق پڑ جاوے اور اس حساب سے تنخواہ لینے والا ملازم بڑے فائدے مین رہ سکتا ہے۔

دینی کام چاند کے حساب پر کرنے مین صوفیا نے ایک نکتہ لکھا ہے کہ اُمت محمدیہ ہر شمسی مہینے مین اپنی ہر عبادت کرنے کا فخر رکھتی ہے۔

انما النسئ زیادۃ فی الکفر۔ چونکہ عرب کے مشرکین باہر تجارت کے لئے جاتے تھے وقت مین پڑتے تھے اس لئے وہ کبھی محرم کو صفر بنا لیتے اور کبھی کچھ ہیں سے لوگون کو مغالطہ ہوتا اور بہت سا فساد پڑ جاتا۔ سود خوارون نے بھی ایک فساد کیا ہے کہ لوند کا مہینہ رکھ لیا ہے اور بارہ کی بجائے تیرہ کا سود لے لیتے ہین اور کبھی مہینے کے دن بڑھا لیتے ہین۔ اس بہانے سے کہ حساب پورا ہو جاوے۔

مورخہ ۲۳۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۲)

ہر قوم بلکہ ہر شخص کے لئے ایک امتحان ہے جس سے اس کے جوہر مخفی معلوم ہوتے ہین خدا نے ابو الحنفا ابو الانبیاء ابراہیم کا بھی امتحان لیا۔

مبتلیکم بنہر۔ سے مخاطبون کا بھی امتحان لیا۔ امتحان کئی قسم کا ہے ایک تو دلیل کرنے کے لئے کذلک نبلوہم بما کانوا یفسقون۔ ایک اس لئے کہ پہلی غلطیون کو چھوڑ دے۔ بلونٰہم بالحسنات والسیات۔ ایک کمالات کے اظہار کے لئے جیسے اذا ابتلی ابراہیم ربہ فاتمہن

اثاقلتم الی الارض۔ غرض تمہاری اس سفر مین دنیا کی کوئی خواہش ہو رہی ہے۔

یستبدل قوما غیرکم۔ لوگ کہتے ہین کہ اسلام تنزل مین ہے یہ غلط ہے اسلام ضرور دنیا مین رہیگا مگر ڈر تو یہ ہے کہ اسلام ہمارے گھرون سے نکلکر کسی اور قوم مین چلا جائے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اترکوا الترک ما ترکوکم۔ خوارزم کے ایک بادشاہ نے اس کے خلاف کیا۔ چنگیز خانیون کو لڑائی کے لئے بلایا۔ اس نے جواب مین کیا عمدہ لکھا کہ اول تو تمہارا قرآن شریف مانع ہے۔ کیونکہ اس مین حکم ہے قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم دوم ہم تمہارے ساتھ لڑتے نہین حدیث مین ترک کے ساتھ جنگ کی ممانعت ہے سوم ہم تاجرانہ حیثیت سے آئے ہمارا انہین سلطنت سے کچھ تعلق نہین اس ناعاقبت اندیش نے اس پر غور نہ کیا لڑائی چھیڑ دی آخر ۱۸ لاکھ مسلمان ہلاک ہوئے تمام کتب خانے تباہ ہوئے ہزار آدمیون کو جن کی نسبت خیال تھا دعوے سلطنت کرین گے زندہ دیوار مین چنوا دیا۔ غرض یہ سب کچھ مسلمانون نے دیکھا۔ اور نافرمانی نے دکھایا۔ مگر نافرمانی کو نہ چھوڑا۔

انفروا۔ دینی کام مین چلو۔

خفافا۔ میرے ذوق کے مطابق اس کے یہ معنے بھی ہین کہ مباحثہ مین کتابون کے انبار لے جانے کی ضرورت نہین ہوتی۔ حسبنا کتاب اللہ۔

مورخہ ۲۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور چند آدمی عذر کرنے آئے کہ ہم غزوہ تبوک مین جا نہین سکتے انبیاء کی طبیعت مین رحم ہوتا ہے فرمایا۔ اچھا۔

عفا اللہ عنک۔ اللہ تعالیٰ ناراض نہین بلکہ محبت سے فرماتا ہے تم بڑے درگزر کرنے والے ہو اللہ نے بھی تم سے درگذر کی۔

حتّٰی تبیین لک - اس سے ظاہر ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی حکم کے خلاف کارروائی نہ کی تھی چنانچہ پارہ ۱۸ - نور کے آخری رکوع میں فرمایا - ان الذین یستاذنونک اولٰئک الذین یومنون باللہ ورسولہ - اس سے معلوم ہوا کہ اذن مانگنا مومن کا کام ہے - یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اذن لینا کفار کا کام ہے - یہ اختلاف نہیں بلکہ اختلاف مواقع پر مبنی ہے یہاں اذن مانگنے والوں کے جھوٹ کا ثبوت دیتا ہے -

قلبوا لک الامور - تیری باتوں کو زیر و زبر کرنے کی کوشش -

ولا تفتنی - ایک شخص نے کہا یارسول اللہ - میری قوت شہوانی بڑی تیز ہے میں عورتوں کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہوں ایسا نہ ہو - میں وہاں گرفتار ہو جاؤں -

احدی الحسنیین - شہید ہوں گے تو مقرب بارگاہ الٰہی ہوں گے فاتح ہوں گے - تو عزت پائیں گے -

مورخہ ۲۵ - اکتوبر ۱۹۰۹ سنہ ء

(رکوع نمبر ۱۳)

نیکیاں دو قسم کی ہوتی ہیں - ایک جڑھ - دوم اس کی فروع - کئی ایسی بھی ہیں جو اس جڑھ سے تعلق نہیں رکھتیں - شاخوں کی سرسبزی اصل کی آبیاری پر موقوف ہے - چونکہ تمام نیک کاموں کی جڑ ایمان ہے اس لئے اس کی محافظت ہر طرح مقدم ہے اسی طرح فرائض کو نوافل پر ترجیح ہے -

قل انفقوا طوعاً او کرھاً - بہت لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چندوں میں شریک ہوتے مگر چونکہ ایمان میں پورے نہ تھے اس لئے فرمایا - یہ چندے مقبول نہیں -

ولا یاتون الصلوٰۃ الا وھم کسالیٰ - یہ کفروا باللہ ورسولہ کا ثبوت دیا ہے ایمانی حالت کا اندازہ اعمال سے ہوتا ہے -

مورخہ ۲۶ - اکتوبر ۱۹۰۹ سنہ ء

(رکوع نمبر ۱۴)

الصدقت - اس سے مراد یہاں زکوٰۃ کا روپیہ ہے اس کے مصارف بیان فرماتا ہے -

للفقراء - یہ فقیر کی جمع ہے جس کے معنے ہیں محتاج - یہ کئی قسم ہیں مثلاً کوئی شخص یوں تو دولتمند ہے مگر اتفاقاً ریل کے اسٹیشن پر اس کے پاس روپیہ نہ رہا تو اس وقت وہ فقیر ہوگیا - گویا ایک وقت ایسا آگیا کہ محتاج ہوگیا -

والمساکین - جو ہاتھ پاؤں نہ چلا سکے یہ بھی کئی قسم ہے مثلاً ایک جلد ساز ہے اور اس کے پاس جلد گری کا سامان نہیں تو وہ مسکین ہے -

والعاملین علیہا - نبی کریم کے زمانے میں زکوٰۃ - آپ کے حضور پہونچائی جاتی تھی - پس جو اس کو جمع کرنے والے تھے - ان کو عاملین کہتے -

المولفۃ قلوبہم - مثلاً ایک سکھ یا عیسائی آگیا اب اُسے مکان چاہیئے کہانا چاہیئے وغیرہ ضروریات

وفی الرقاب - غلام اور ایسے قیدی جو بذریعہ روپیہ خلاص ہوسکیں -

فی سبیل اللہ - دشمن کے مقابلہ کے لئے جو تیاری کرنی پڑتی ہے اگر لڑائیوں کے دن ہیں تو اس میں رسد و ہتھیاروں کی ضرورت ہے اگر قلم کا جنگ ہے تو پھر کتابوں کی تصنیف و تالیف و اشاعت کا خرچ ہے اور اگر روبرو مکالمہ ہے تو عمدہ تقریر - کلام موجہ کی ضرورت ہے اس پر بھی روپیہ خرچ ہوتا ہے -

وابن السبیل - مسافر لوگوں کو عجیب عجیب ضرورتیں پیش آتی ہیں میرے نزدیک آجکل قرآن و حدیث کی ترویج میں لگانا فی سبیل اللہ ہے

یحذر المنافقون - منافقوں کی پہچان کے لئے بہت عجیب عجیب باتیں کلام الٰہی میں آئی ہیں ان میں سے ایک ھموا بمالم ینالوا بھی ہے -

ان اللہ مخرج - بدکار کی بدکاری عام طور سے ظاہر ہو جاتی ہے رکتا نخوض ونلعب - شعروں میں ہے

دل از مہر محمد ریش دارم ٭ ٭ رقابت باخدائے خویش دارم
تقدیر بیک ناقہ نشانید و محمل ٭ ٭ سلمائے حدوث تو ولیلا قدم را

مورخہ ۲۷ - اکتوبر ۱۹۰۹ سنہ ء

(رکوع نمبر ۱۵)

ہر ایک چیز اپنے نشان سے پہچانی جاتی ہے (درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے) کسی پر مثلاً غضب آوے تو چہرہ پر اس کا اثر ضرور ظاہر ہوتا ہے - غرض انسان کے اندر جو کچھ ہو اس کا اثر ظاہر ہو ہی جاتا ہے -

یہاں منافقوں کا ذکر ہے اس لئے ان کے نشان بتاتا ہے تاانہیں اپنے نفسوں کے محاسبہ کا موقعہ ملے -

یامرون بالمنکر - منافق کے اندر چونکہ پسندیدہ بات کوئی نہیں ہوتی اس لئے وہ تحریکیں بھی ناپسندیدہ امور ہی کی کرتا رہتا ہے -

یقبضون ایدیھم - چونکہ اسے جزا و سزا کے مسئلہ پر پورا یقین نہیں ہوتا اس لئے وہ کھلے دل خرچ فی سبیل اللہ نہیں کرسکتا -

فنسیھم - پس اس نے ان کو چھوڑ دیا - اللہ کسی کو بھولے یہ غلط بات ہے

خرچ مال بڑھانے سے بڑھتا اور گھٹانے سے گھٹتا ہے ایک ہزار روپیہ بھی گزارہ کرتے ہیں اور ہمارے حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ایک پیسہ پر انسان آٹھ پہر گذار سکتا ہے اور یہ تجربہ شدہ بات ہے ایک وزیراعظم نے مجھ سے بیان کیا - کہ ہم نے یہاں دو دو روپے پر امیدواری کے دو ماہ گذارے ہیں -

مورخہ ۲۸ - اکتوبر ۱۹۰۹ سنہ ء

(رکوع نمبر ۱۶)

مثنوی میں ایک بات لکھی ہے گنے اور چاولوں کو بہت پانی دیا جاتا ہے پانی میں تمام بیجوں کا مادہ ہوتا ہے اس لئے کچھ اور گھانس وغیرہ بھی اگ آتی ہے اس کو بذریعہ ہلائی کے دور کیا جاتا ہے اسی طرح منافقین کو مومنین سے الگ کیا جاتا ہے اور اس کے لئے بڑے مجاہدہ کی ضرورت ہے کیونکہ رذائل تو انسان میں پہلے آتے ہیں ان کے دور کرنے کے لئے بڑا مجاہدہ چاہیئے -

واغلظ علیہم - علیہم کی ضمیر کے مرجع پر لوگوں نے بحث کی ہے بعض دونوں کی طرف پھیرتے ہیں بعض صرف منافقین کی طرف - میرے نزدیک دونوں کی طرف ہے کیونکہ دوسری جگہ اشداء علی الکفار - آیا ہے جس کے معنے حضرت صاحب نے یہ کئے ہیں کہ کفار کی بات تم پر اثر نہ کرے -

واغلظ علیہم - ملی الکہ غلیظۃ - اس کے معنے مضبوطی کے ہیں -

وماواھم جہنم - جہنم عقائد فاسدہ کے جلانے کی بھٹی ہے اس سے بچاؤ ہوتا ہے - بذریعہ توبہ - استغفار - صدقہ - دوسرے سے دُعا کرانا - مصائب کا آنا - قبر کے مشکلات - مرنے کے بعد لوگوں کا جنازہ پڑھنا اور ان کو ثواب پہنچانا ہی - کھلانے کا روزے کا اور میرے نزدیک کلام الٰہی کا بھی -